سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 10۔جون 2024

(یوم الاثنین، 3۔ذوالحج 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 2

89

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، 10-جون 2024

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

CONSIDERATION AND PASSAGE OF BILLS

1. THE PUNJAB CIVIL SERVANTS (AMENDMENT) BILL 2024

   (BILL No. 02 OF 2024)

   A MINISTER to move that the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be taken into consideration at once.

   A MINISTER to move that the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, be passed.

90

2. THE POLICE ORDER (AMENDMENT) BILL 2024 (BILL NO. 03 OF 2024)

A MINISTER to move that the Police Order (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be taken into consideration at once.

A MINISTER to move that the Police Order (Amendment) Bill 2024, be passed.

3. THE PUNJAB AGRICULTURAL MARKETING REGULATORY AUTHORITY (AMENDMENT) BILL 2024 (BILL NO. 04 OF 2024)

A MINISTER to move that the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be taken into consideration at once.

A MINISTER to move that the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, be passed.

4. THE PUNJAB HEALTHCARE COMMISSION (AMENDMENT) BILL 2024 (BILL NO. 05 OF 2024)

A MINISTER to move that the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be taken into consideration at once.

A MINISTER to move that the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, be passed.

91

5. THE PUNJAB PRICE CONTROL OF ESSENTIAL COMMODITIES BILL 2024 (BILL NO. 06 OF 2024)

A MINISTER to move that the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 01, be taken into consideration at once.

A MINISTER to move that the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, be passed.

93

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

سوموار،10۔جون 2024

(یوم الاثنین،3۔ذوالحج 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 6 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد بخش نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى
اللّٰهِ الْمَصِيْرُ(28) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ(29)

سورۃ آل عمران (آیات نمبر 28 تا 29)

مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے(28) تم فرمادو کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے(29)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب خادم حسین آفریدی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ کیسا سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہوگی
جب پہلی نظر اُن کے روضے پہ پڑی ہوگی
کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا در ہوگا اشکوں کی جھڑی ہوگی
چارہ نہ کوئی کرنا اِک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہوگی
جب پہلی نظر اُن کے روضے پہ پڑی ہوگی

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

حافظ آباد: پولیس کا کسان کنونشن اور معزز ممبر اسمبلی کے گھر پر دھاوا

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ آپ آئین پاکستان کی کتاب اپنے سامنے رکھ لیں چونکہ میں نے Article quote کرنا تا کہ آپ بھی پڑھ سکیں۔ Pakistan is governed under the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan اس میں ایک بڑی واضح چیز ہے کہ اس میں Fundamental Rights and Principles of Policies میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ آپ آرٹیکل 16 پر چلے جائیں۔

Every citizen shall have the right to assemble peacefully and without arms, subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of public order. Then Freedom of Association, Every citizen shall have the right to form associations .....

جناب سپیکر! یہ سنا تھا، ہمارے بڑے کہتے ہوتے تھے کہ بدمعاشی بھی ہوتی ہے، غنڈا گردی بھی ہوتی ہے، دہشت گردی بھی ہوتی ہے مگر اس وقت ہم اس سے آگے نکل گئے ہیں ہماری سانس بھی بند ہو رہی ہے۔ کیا یہاں جو ممبرز بیٹھے ہیں یہ عزت دار لوگ نہیں ہیں؟ کیا ان کا کوئی right نہیں ہے؟ کل حافظ آباد میں ایک peaceful کسان کنونشن ہوا ہے اس میں 200 پولیس والے آ گئے، ضمیر بھٹی صاحب ہمارے ایم پی اے یہاں کے معزز رکن ہیں ان کے گھر پر پولیس نے ریڈ کیا ہے۔ میرے پاس ویڈیو ہے You are the Custodian of the House ہم نے یہ ہاؤس نہیں چلنے دینا keep this thing in mind آپ یہ ذہن میں رکھ لیں کہ اگر ہماری عزت محفوظ نہیں ہو گی تو پھر کسی کی عزت محفوظ نہیں ہو گی۔ اگر آپ نے ہماری چادر اور

چار دیواری کا تقدس پامال کیا ہے تو جناب سپیکر! آپ بھی محفوظ نہیں ہیں۔ پھر اس کے بعد ساہیوال اور خانیوال میں ایسے ہوا ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اس stage پر آ جائیں کہ ہم یہاں پر لڑائی شروع کر دیں۔ ہمیں کیا تحفظ ہے؟ آپ بتائیں کہ یہ پولیس کرتی ہے، اس کے بعد پریس کانفرنس کروائی جاتی ہے کہ ہائی کورٹ کا فلاں جج رانا آفتاب کا داماد ہے یہ اس کے کہنے پر پی ٹی آئی کو own کر رہا ہے، رشتے داری ہونا کوئی گناہ نہیں، میرے رشتے دار تو جنرل بھی ہیں ان کو پوچھ لیں، میرا داماد بھی بریگیڈیئر ہے۔ آپ نے یہ کیا مذاق بنا دیا ہے کہ ہمیں نہ بولنے کا موقع دے رہے ہیں نہ رہنے کا موقع دے رہے ہیں۔ آپ نے ہمارے نام PNIR میں ڈال دیئے ہیں کیا ہم دہشت گرد ہیں؟ ہم حج پر بھی نہیں جاسکتے۔ شہباز صاحب، حافظ صاحب اور میں نے پروگرام بنایا تھا کہ ہم اللہ کے گھر جائیں گے وہاں جا کر شکر ادا کریں گے۔

جناب سپیکر! معاشرے میں سب سے اہم چیز عدل و انصاف ہوتا ہے جس معاشرے میں عدل و انصاف ختم ہو جائے گا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ آپ کی عدالتیں تو خود انصاف ڈھونڈ رہی ہیں۔ آپ کے ممبران جو قانون سازی کر رہے ہیں-اب میں نے آپ کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کرنا ہے، میں نے آج ہائی کورٹ میں defamation کو challenge کر دیا ہے اور میں کہوں گا کہ جناب ڈپٹی سپیکر نے مجھے گالیاں دی ہیں پھر آپ نے prove کرنا ہے کہ میں نے نہیں دیں۔ یہ سب کچھ بغیر شہادت کے ہو گا یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ آپ اس ہاؤس کو پندرہ منٹ کے لئے adjourn کریں، منسٹر صاحب کو بلائیں، آئی جی کو بلائیں-اسے ہماری کمیٹی کے آگے پیش کریں ہم اسے سب چیزیں دکھائیں گے اگر ہم غلط ہوں گے تو کم از کم میں دوبارہ اسمبلی میں نہیں آؤں گا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر ہم غلط ہوئے تو ہم اسمبلی میں نہیں آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا شہباز صاحب! آپ تو تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ آپ power share کریں مگر ایک چیز ہے کہ آپ کا بہت اختیار ہے آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں ہم آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں آپ ہماری last hope ہیں۔ آپ ہاؤس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کریں اور آئی جی کو ابھی یہاں بلائیں ہم ان کو چیزیں دکھائیں گے اگر وہ ہمارے دیئے گئے ثبوتوں سے satisfy نہیں

ہوتے اور ہم ثابت نہ کر سکے کہ انہوں نے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا ہے، اگر ہم یہ ثابت نہ کر سکے کہ کنونشن پر امن نہیں تھا تو پھر جو مرضی کریں۔ میری استدعا ہے کہ ہاؤس کو ابھی پندرہ منٹ کے لئے adjourn کر کے انہیں بلائیں تا کہ ہم آگے چلا سکیں اس سے پہلے ہم نے ہاؤس نہیں چلنے دینا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا شہباز!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پولیس کے جو معاملات چل رہے ہیں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ڈاکوؤں کی بجائے ایم پی ایز کے گھر سے پولیس سونا اٹھا کر لے کر جا رہی ہے ان کے زیورات لے جا رہی ہے پہلے ایسے معاملات نہیں تھے یہ جو پنڈی بھٹیاں حافظ آباد والا واقعہ ہے یہ تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا پولیس ان کے CCTV کیمرے توڑ رہی ہے یہ بڑا اہم واقعہ ہے آپ اس میں آئی جی کو بلائیں اور وزیر اعلیٰ کو بھی آنا چاہئے۔ اگر ہمیں تحفظ نہیں ہے تو پھر کس کو تحفظ ہو گا؟ آپ اس پر ضرور notice لیں اگر آپ نے ہماری عزت نہیں کروانی تو پھر کس نے کروانی ہے؟ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے یہ آپ کے لئے اور ہمارے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ لوگوں کو ڈاکو لوٹتے ہیں لیکن ہمیں تو پولیس لوٹ رہی ہے۔ اس آئی جی کے ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ جو ہوا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کو اس واقعہ کی ویڈیو دے رہا ہوں آپ اسے دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! میں تو سمجھا تھا کہ آج آپ مجھے appreciate کریں گے کہ میں نے بالکل ٹائم پر اجلاس شروع کیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ یہ ویڈیو دیکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی رانا صاحب! بالکل ویڈیو دیکھتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: ہم کل سے یہ بات کر رہے ہیں لوگوں کو سنا رہے ہیں اور لوگ بھاگ رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اپنا تحفظ نہیں کر سکتے تو ہمارا کیا تحفظ کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں تو یہ سمجھا تھا کہ آج آپ appreciate کریں گے کہ اتنے سالوں بعد آج timely اجلاس شروع ہوا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: definitely بڑی اچھی بات ہے اور آپ نے بڑا اچھا اقدام اٹھایا کہ ہاؤس شروع ہو گیا ہے مگر یہ تو نہیں کہ آپ ہمیں پولیس سے جوتے پڑوائیں، ہماری چادر چار دیواری کا تقدس پامال کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بالکل نہیں۔ ہمارے لئے تمام بہت معزز ممبران ہیں۔ بھٹی صاحب کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے وہ یہاں ایوان میں تشریف رکھتے ہیں؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! یہ سارے لوگ موجود تھے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں وہاں پر موجود تھا۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ہمارے پانچ ایم پی ایز وہاں موجود تھے۔

(اس مرحلے پر معزز رکن جناب آفتاب احمد خان ویڈیو لے کر جناب قائم مقام سپیکر کو دکھانے کے لئے تشریف لے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: کیا وزیر پارلیمانی امور تشریف لائے ہیں؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میرا مائیک کھول دیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، احسن رضا خان صاحب!

دعائے مغفرت

لکی مروت میں افواج پاکستان کے شہید ہونے والے جوانوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! کل لکی مروت میں ایک بہت بڑا سانحہ رونما ہوا ہے۔ وہاں پر ہماری افواج پاکستان کے سات جوان شہید ہو چکے ہیں۔ ان شُہداء میں ہمارے ضلع قصور کا ایک کیپٹن فراز الیاس بھی شامل ہے۔ میری گزارش ہے کہ ایوان میں ان کے لئے دُعائے مغفرت کروائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔افواج پاکستان کے شُہداء کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلے پر افواج پاکستان کے شہداء کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر (۔۔۔جاری)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ میرا مائیک کھول دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، حافظ فرحت عباس کا مائیک open کر دیں۔

حافظ آباد: پولیس کا کسان کنونشن اور معزز ممبر اسمبلی کے گھر پر دھاوا (۔۔۔جاری)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ہمارا کسان کنونشن چار دیواری کے اندر ہو رہا تھا۔ ہمارے ایم پی اے ضمیر الحسن بھٹی کے گھر کا پولیس نے جو حشر کیا ہے وہ ساری دُنیا نے دیکھا ہے۔ ہمارے ایم پی اے صاحبان کے خلاف پرچے درج کر دیئے گئے ہیں۔ خانیوال سے تعلق رکھنے والے ہمارے ایم پی اے جناب خالد جاوید ارائیں اس وقت یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاقے میں کنونشن ہو رہا تھا اور اس پر پولیس نے دھاوا بول دیا اور ان کے ساتھ manhandling کی گئی۔ آج سرگودھا میں ہمارے قائد حزب اختلاف جناب احمد خان بھچر، قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف جناب عمر ایوب اور ان کے ساتھ تقریباً چھ ایم۔این۔اے صاحبان دہشت گردی کی عدالت کے باہر گیٹ پر کھڑے ہیں اور پولیس ان کو عدالت کے اندر جانے کی اجازت نہیں دے رہی۔ آپ ہاؤس adjourn کریں اور یہاں پر آئی۔جی پنجاب پولیس کو بُلائیں۔ یہ وہ آئی جی ہے جو کہ ٹِک ٹاکر بنا ہوا ہے۔ یہ آئی جی اس ملک میں ایک بدنما داغ ہے۔ اس کا دور فسطائیت کا دور ہے۔ اس نے صوبہ پنجاب میں ظلم کی انتہا کی ہوئی ہے۔ اس آئی جی نے پولیس کو ڈاکو بنا دیا ہے۔ پولیس ملازمین لوگوں کے گھروں میں جاتے ہیں اور وہاں سے سونا اور دوسری چیزیں اُٹھا لیتے ہیں۔ کیا اس آئی جی نے ان کی یہ تربیت کی ہے؟ عالیہ حمزہ اور صنم جاوید پچھلے ایک سال سے جیل میں ہیں۔ پولیس عالیہ حمزہ کے گھر گئی اور اس کی دو بچیوں کے موبائل فون اُٹھا لائی ہے۔ آپ اس قوم کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ عالیہ حمزہ کوئی دہشت گرد نہیں وہ قومی اسمبلی کی ممبر رہی ہیں۔ آپ

آج حزب اقتدار میں بیٹھے ہیں، کل کو آپ نے حزب اختلاف کے benches پر بیٹھنا ہے اور یہ وقت آپ پر بھی آئے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: حافظ صاحب! ہم آپ کے دور حکومت میں حزب اختلاف میں بیٹھتے تھے۔ ہم سال 2018 میں حزب اختلاف کے benches پر بیٹھتے تھے۔ حافظ صاحب! آپ کا point of view آگیا ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں اور میری بات سُنیں۔ ابھی ایوان میں وزیر پارلیمانی امور موجود نہیں ہیں، ان کو آنے دیں ہم اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں اور ہمیں حقائق کا پتا کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے معزز اراکین احتجاجاً اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: .Order please. Order in the House معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ ہمارے لئے سارے ممبران بڑے honourable ہیں۔ میں custodian of the House ہوں۔ آپ کا تحفظ اور احترام میری ذمہ داری ہے۔ آپ وزیر پارلیمانی امور کو آنے دیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! اس طرح ہاؤس نہیں چلے گا۔ آپ پہلے آئی جی کو اِدھر بُلائیں۔ جب تک آئی جی نہیں آئے گا تب تک ہاؤس بھی نہیں چلے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری معزز ممبران حزب اختلاف سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ ہم پہلے سوالات take up کر لیتے ہیں اس دوران وزیر پارلیمانی امور آجائیں گے تو پھر ہم اس بارے میں بات کر لیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے گزارش کروں گا کہ۔۔۔ (قطع کلامیاں، شوروغل)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ وزیر آبپاشی جناب محمد کاظم پیرزادہ کو بات کرنے دیں۔ آپ حکومت کا مؤقف تو سُن لیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آگئے اور "جھوٹے مقدمے بند کرو" کی نعرے بازی شروع کر دی)

جناب قائم مقام سپیکر: میں ہاؤس دس منٹ کے لئے adjourn کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی 10 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 3 بج کر 59 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! پہلے میری بات تو سن لیں کیونکہ آپ کی طرف سے ہر بات پر شور شروع ہو جاتا ہے تو وزیر پارلیمانی امور اسمبلی میں آچکے ہیں اور پانچ منٹ میں ہاؤس میں آکر آپ کو جواب دیں گے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر پارلیمانی امور کا پتا کروائیں جی۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے
"اجلاس adjourn کیا جائے" کی آوازیں)

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے رانا آفتاب صاحب سے request کی ہے کہ وقفہ سوالات شروع کرنے دیں اور پانچ منٹ میں وزیر پارلیمانی امور ایوان میں آجاتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے ابھی وزیر پارلیمانی امور کو بلایا ہے تو انہوں نے اپوزیشن کی طرف سے point out کئے گئے مسئلے پر پولیس افسران سے رپورٹ منگوائی ہے۔ اس دوران آپ نے وقفہ سوالات take up کر لیا ہے تو

مہربانی کر کے ہاؤس کو seriously لیں کیونکہ ایجنڈے پر انہی کے سوالات اور جوابات ہیں۔اس دوران وزیر پارلیمانی امور آجاتے ہیں جو ان کی پوری تسلی کروائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا آفتاب صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ منسٹر صاحب پانچ منٹ میں ہاؤس میں آجاتے ہیں۔پانچ منٹ کے لئے انتظار کر لیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ کو میں بڑے واضح الفاظ میں بتا رہا ہوں کہ منسٹر صاحب کے آنے تک یہ ہاؤس نہیں چلنا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ کی طبیعت بھی آج ٹھیک نہیں ہے اس لئے آپ وقفہ سوالات چلنے دیں اور منسٹر پارلیمانی امور ابھی آجاتے ہیں۔وہ ہاؤس میں آکر آپ کو جواب دیں گے ناں۔منسٹر صاحب آپ کو on the floor of the House جواب دیں گے اس لئے آپ تشریف رکھیں اور کم از کم پانچ منٹ تو صبر کر لیں ناں۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے "اجلاس adjourn کرو" کی نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ارکان سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں کیونکہ پانچ منٹ کے اندر وزیر پارلیمانی امور ہاؤس میں تشریف لے آتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ساڑھے 12 کروڑ عوام کے نمائندوں کی چادر اور چار دیواری پامال ہوئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات کا جواب منسٹر صاحب آکر دیتے ہیں۔آپ اس طرح نہ کریں اور اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کے آنے تک ہاؤس کو adjourn کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! وقفہ سوالات کے دوران ہی منسٹر صاحب آجائیں گے اور آپ اس طرح نہ کریں۔

(اس مرحلے پر وزیر خزانہ و پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر پارلیمانی امور ہاؤس میں تشریف لے آئے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ارکان حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ کی ہدایت کے مطابق میں انہی کے issue پر پولیس آفیسرز کے ساتھ ابھی بات کر رہا تھا تو اجلاس دوبارہ سے شروع ہو گیا اور یہاں مجھے بلا رہے تھے تو ساری reports لا رہے ہیں کہ جہاں جہاں جن اضلاع سے ان کے issues ہیں وہاں سے رپورٹ آ رہی ہے۔ میں ابھی تھوڑی دیر میں اسی اجلاس میں ساری detail دے دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ارکان اسمبلی اس طرح نہ کریں اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ اس ہاؤس کا ایک decorum ہے اور منسٹر پارلیمانی امور on the floor of the House آپ کو assure کروا رہے ہیں کہ رپورٹ آنے دیں تو اس ہاؤس میں پیش کر دی جائے گی۔

(اس مرحلے پر معزز ارکان حزب اختلاف کی طرف سے "اجلاس adjourn کرو" کی نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ اس طرح کی بات کریں کیونکہ رپورٹ آنے دیں پھر اس کے بعد اپنا مؤقف پیش کریں۔ معزز ارکان اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! رپورٹ منگوا رہے ہیں اور ان سے بیٹھ کر بات بھی کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! منسٹر صاحب کی بات تو سنیں ناں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبران یہاں پر شور کر رہے ہیں تو میں انہیں یہ بتانا چاہوں گا کہ جب اس Chair پر جہاں آپ بیٹھے ہیں، چودھری پرویز الٰہی صاحب بیٹھتے تھے تو کوئی بات سنی نہیں جاتی تھی، رپورٹ منگوانے کی بات بھی نہیں کی جاتی تھی۔ تب یہاں پر ہر چیز bulldoze کی جاتی تھی مگر ہم ایسا نہیں کریں گے بلکہ ہم رپورٹ بھی منگوائیں گے اور ان کے ساتھ بھی بیٹھیں گے اور اگر ضروری ہوا تو آپ سے request بھی کریں گے کہ اس معاملے پر ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ارکان اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں۔ مہربانی کر کے رپورٹ آنے تک صبر کر لیں۔ آج کا پہلا سوال جناب احسن رضا خان کا ہے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 226 ہے اگر منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں تو مہربانی ہو گی۔

قصور: نہر فتح شیر پر تعمیر بند سے متعلقہ تفصیلات

***226: جناب احسن رضا خان:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہر فتح شیر (قصور) پر حالیہ سیلاب کے دوران بند تعمیر کیا گیا تھا اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) اس بند کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا تھا؟

(ج) اس بند کی تعمیر کب شروع کی گئی اور کب مکمل ہوئی؟

(د) اس بند کی تعمیر کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں مکمل کی گئی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) اس بند کی منظور شدہ رقم 312.961 ملین روپے ہے۔

(ب) اس بند کی تعمیر کا ٹھیکہ حافظ رب نواز اینڈ کمپنی کو دیا گیا تھا۔

(ج) اس بند کی تعمیر مورخہ 11.08.2023 کو شروع ہوئی جس پر 95٪ کام موقع پر مکمل ہو چکا ہے۔

(د) عبدالحکیم (سب ڈویژنل آفیسر، کنگن پور سب ڈویژن)، مظہر حسین (سینئر سب انجینئر)، مبشر الیاس (سب انجینئر) اور فرحان ارشد (سب انجینئر) کی زیر نگرانی کام جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: احسن رضا صاحب! کوئی ضمنی سوال کریں گے؟

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! سوال کا جواب پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، احسن صاحب کہہ رہے ہیں کہ سوال کا جواب پڑھ دیا جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) نہر فتح شیر (قصور) پر حالیہ سیلاب کے دوران بند تعمیر کیا گیا تھا اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟ اس بند کی منظور شدہ رقم 312.961 ملین روپے ہے۔

(ب) اس بند کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا تھا؟ اس بند کی تعمیر کا ٹھیکہ حافظ رب نواز اینڈ کمپنی کو دیا گیا تھا۔

(ج) اس بند کی تعمیر کب شروع کی گئی اور کب مکمل ہوئی؟ اس بند کی تعمیر مورخہ 11.08.2023 کو شروع ہوئی جس پر 95 فیصد کام موقع پر مکمل ہو چکا ہے۔

(د) اس بند کی تعمیر کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں مکمل کی گئی؟ عبدالحکیم (سب ڈویژنل آفیسر، کنگن پور سب ڈویژن)، مظہر حسین (سینئر سب انجینئر)، مبشر الیاس (سب انجینئر) اور فرحان ارشد (سب انجینئر) کی زیر نگرانی کام جاری ہے۔

کورم کی نشاندہی

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) احسن رضا صاحب! کیا آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب احسن رضا خان: جی، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ارکان حزب اختلاف ہاؤس میں تشریف لے آئے)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! اس میں صرف 5 سے 6 کروڑ روپے کا کام ہوا ہے اور یہاں پر جو جواب آیا ہے یہ 31 کروڑ روپے کا ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو وہاں پر بھرتی ڈالی ہے وہ مٹی کہاں سے لے کر آئے ہیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے سکتے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ جی، احسن صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہماری عزت نہیں ہے، ہمیں چادر اور چار دیواری کا تحفظ نہیں ہے لہٰذا اس ہاؤس کی کارروائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اس ہاؤس کو نہیں مانیں گے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف جناب قائم مقام سپیکر کی ڈائس
کے سامنے آ گئے اور مسلسل نعرے بازی شروع کر دی)

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو وہاں پر کام ہوا ہے انہوں نے بتایا کہ وہ 312 ملین روپے کا ہوا ہے لیکن موقع پر صرف 5 یا 6 کروڑ روپے کا کام ہوا ہے۔ وہاں بند پر جو مٹی ڈالی ہے انہوں نے وہ کہاں سے لے کر ڈالی ہے۔ یہ criteria بتائیں کہ جو انہوں نے بند بنانا تھا تو وہ مٹی کتنی دور سے لے کر آنی تھی؟

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: احسن رضا صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو بند بنایا گیا ہے، جو مٹی ڈالی گئی ہے وہ نہر کے اندر سے ڈالی گئی ہے جبکہ وہ باہر سے لے کر آنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! جب ہم payment کرتے ہیں تو irrigation department directly payment نہیں کرتا۔ معزز رکن کا خیال ہے کہ کام کم پیسوں کا ہوا ہے اور payment زیادہ ہو گئی ہے۔ 294.686 ملین کی payment 94 percent ہوئی ہے total

Ministerial Committee دیتی ہے۔ جو recent flood آیا تھا اس کی وجہ سے اس کو یہ کام ایوارڈ کیا گیا تھا۔۔۔ payment نہیں ہوئی۔ اس کام کی اجازت

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! یہ جو payment ہے یہ third party نیسپاک کی verification کے بعد کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: احسن صاحب! کیا آپ کا کوئی اور بھی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! پہلے آپ ان کو خاموش تو کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنا سوال پوچھیں۔

جناب احسن رضا خان: پورے پنجاب کے مسائل یہاں پر discuss ہو رہے ہیں اور ان بد تمیز لوگوں نے اس ہاؤس میں جہالت پھیلائی ہوئی ہے۔ یہ اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں کیونکہ ان کا لیڈر بھی ایسا ہے اور یہ خود بھی ایسے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: احسن صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ یہ بار بار بابو لوگوں کے دیئے ہوئے جواب کو repeat کرنا چھوڑ دیں۔ بیوروکریٹس نے اپنی مرضی کی ایجنسیاں بنائی ہوئی ہیں، کوئی نیسپاک ہے کوئی اور ہے۔ بیوروکریٹس documents پر جواب لکھ کر بھیج کر یہاں اس ہاؤس میں ہمارے وزراء کو رُسوا کر رہے ہیں۔ ان کا گراؤنڈ میں کوئی کام نہیں ہے۔ انہوں نے جو وہاں پر بند بنایا ہے وہ نہر سے مٹی نکال کر بنایا ہے اور وہ نہر کم از کم 12 فٹ گہری ہو چکی ہے۔ ہمارے تمام موگا جات اوپر چلے گئے ہیں اور زمینداروں کی ٹیل تک پانی نہیں پہنچ رہا ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ ہماری گورنمنٹ کو آئے ابھی تین ماہ ہوئے ہیں تو کیا انہوں نے عمران خان نیازی کی گورنمنٹ اور بزدار کی گورنمنٹ کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے یہ یہاں اُن کے جوابات کیوں دیتے ہیں؟ پچھلے سال جو گزرے ہیں اُس میں بزدار گورنمنٹ نے اس پنجاب کا برا حال کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احسن رضا! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے سپیکر ڈائس کے
سامنے مسلسل نعرے بازی)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! please آپ اپنا question number بولیں۔
جی، محترمہ کا مائیک open کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ پارلیمنٹ میں کون سا جتھہ آگیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال نمبر بولیں اور ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مطلب ہے کہ ان کا کوئی سیاسی روّیہ ہے ہی نہیں، اگر انہوں نے یہ کچھ کرنا ہے تو باہر چلے جائیں۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ please question کی طرف آئیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! کم از کم ہاؤس کو بے توقیر تو نہ کریں۔ ان کو public issue سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ please question کی طرف آئیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ان کو کوئی فکر نہیں ہے کہ پنجاب کی عوام کے کیا مسائل ہیں۔ یہ NRO کے چکر میں ہیں، یہ صرف NRO مانگ رہے ہیں۔ ان کی کوئی معافی تلافی نہیں ہے یہ 9۔ مئی کے مجرم ہیں۔ ان کے جو مقدمات چل رہے ہیں وہ سارے صحیح چل رہے ہیں۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے شدید نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنا question کریں، آپ اپنا ٹائم کیوں ضائع کر رہی ہیں۔ آپ please question کی طرف آئیں۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے شدید نعرے بازی)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 275 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے ستلج میں پانی کی صورتحال اورڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***275: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2021، 2022 اور 2023 میں دریائے ستلج میں بھارت کی طرف سے ہر سال کتنا پانی کس کس ماہ میں چھوڑا گیا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنے افراد اور زمیندار دریائے ستلج میں سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے اور اگر ان کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا تھا تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال دریائے ستلج میں انڈیا کی طرف سے پانی چھوڑا جاتا ہے مگر صوبہ کی حدود میں اس پانی کو محفوظ کرنے کے لئے ڈیم یا بڑے بڑے تالاب نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہر سال کھربوں روپے کا پانی سمندر کی نظر ہو جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت دریائے ستلج، راوی، چناب اور جہلم مع سندھ پر چھوٹے چھوٹے ڈیم ہر ضلع کی حدود میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) قصور کینال ڈویژن ڈی سی، قصور کی حدود میں گزشتہ تین سال کے دوران بھارت کی طرف سے دریائے ستلج میں چھوڑے گئے پانی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

اگست 2021	اگست 2022	جولائی 2023	اگست 2023
1,014 کیوسک	4,755 کیوسک	1,14,260 کیوسک	2,78,297 کیوسک

(ب) یہ ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے۔

(ج) بھارت دریائے ستلج پر بھاکڑا ڈیم، بیاس پر پونگ اور پنڈوہ ڈیم سمیت کئی ڈیم بنا چکا ہے۔ جس سے بھارت نے پاکستان کی طرف دریائے ستلج کا پانی مکمل طور پر روک دیا ہے۔ لیکن اضافی بارشوں کی صورت میں انڈیا کے پاس موجود ڈیموں میں پانی ذخیرہ

کرنے کے لئے جگہ نہ ہونے کی صورت میں اضافی پانی چھوڑا جاتا ہے۔ چھوڑے گئے پانی کو محفوظ کرنے کے لئے پنجاب کی حدود میں کوئی ڈیم یا تالاب نہ ہے۔ مزید یہ کہ صوبہ پنجاب میں دریائے ستلج پر مناسب گھاٹی(Narrow Gorge) نہ ہونے کی وجہ سے ڈیم نہیں بنایا جا سکتا۔

(د) پاکستان کے تمام بڑے دریاؤں پر آبپاشی کے پانی کی فراہمی اور پن بجلی پیدا کرنے کے لئے پانی کے ذخائر یا بڑے ڈیم بنانے کا اختیار وفاقی حکومت کے محکمہ واپڈا کے پاس ہے۔ دریائے سندھ پر تربیلا اور دریائے جہلم پر منگلا اور ان کے علاوہ بہت سے ڈیم موجود ہیں جو واپڈا کے زیر اہتمام ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنا supplementary question کریں۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جزو(ب) سے متعلقہ ہے تو میرا سوال یہ تھا کہ ان سالوں کے دوران کتنے افراد اور زمیندار دریائے ستلج میں سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے اور اگر ان کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا تھا تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟ جواب میں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ضلعی انتظامیہ کس کے under آتی ہے کیا وہ ہماری پنجاب حکومت کے under نہیں آتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! مجھے نہیں سنائی دیا۔ محترمہ دوبارہ سوال دہرا دیں تو میں ان کا جواب دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! آپ اپنا ضمنی سوال دوبارہ repeat کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جزو(ب) سے ہے تو جزو(ب) میں، میں نے پوچھا تھا کہ ان سالوں کے دوران کتنے افراد اور زمیندار دریائے ستلج میں سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے اور اگر ان کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا تھا تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟ تو جواب

میں وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے تو میرا وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا ضلعی انتظامیہ پنجاب حکومت کے under نہیں آتی؟

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ضمنی سوال کا جواب دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! مجھے کچھ سنائی دے تو جواب دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! آپ کا ضمنی سوال ہو گیا ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ان لوگوں کو suspend کریں۔ ان کو عوامی مسائل سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، next question no.327 جناب ذوالفقار علی شاہ کا ہے۔ جناب ذوالفقار علی شاہ تشریف رکھتے ہیں، جی، question hour کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ: پہاڑنگ ڈرین فیصل آباد کے پانی کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

327*: جناب ذوالفقار علی شاہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پہاڑنگ ڈرین فیصل آباد ضلع چنیوٹ دریائے چناب میں سالانہ ملوں کا کتنا گندا پانی داخل کرتی ہے؟

(ب) کیا محکمہ آبپاشی ملوں کو ڈرین استعمال کرنے کی باقاعدہ اجازت دیتا ہے؟

(ج) یہ ڈرین ایک خاص مقصد سیم تھور کی اصلاح کے لئے بنائی گئی تھی کیا ملوں کا پانی اس مقصد کی نفی نہیں کرتا؟

(د) کیا محکمہ آبپاشی ملوں سے کوئی فیس وصول کرتا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ آبپاشی اس ڈرین کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) مختلف کارخانے تقریباً 123.86 کیوسک فاضل پانی (Waste water) پہاڑنگ ڈرین میں داخل کرتے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ محکمہ آبپاشی ملوں کو محکمانہ پالیسی کے تحت فیلڈ عملے سے رپورٹ لینے کے بعد سیوریج کا پانی ڈرین میں داخل کرنے کی اجازت (NOC) دیتا ہے۔ جس کے عوض محکمہ سالانہ فی کیوسک -/35000 روپے کے حساب سے درخواست گزار ملوں سے وصول کرتا ہے۔

(ج) جی نہیں۔ محکمہ آبپاشی ملوں کو محکمانہ پالیسی کے تحت فیلڈ عملے سے رپورٹ لینے کے بعد سیوریج کا پانی ڈرین میں داخل کرنے کی اجازت (NOC) دیتا ہے۔ جس کے عوض محکمہ سالانہ فی کیوسک -/35000 روپے کے حساب سے درخواست گزار ملوں سے وصول کرتا ہے۔

(د) جی ہاں۔ محکمہ آبپاشی ملوں سے سالانہ فی کیوسک -/35000 روپے کے حساب سے فیس وصول کرتا ہے (نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے)۔ اور اس فیس میں وقتاً فوقتاً حکومت سے منظوری لینے کے بعد اضافہ بھی کرتا رہتا ہے۔

(ہ) جی نہیں۔ محکمانہ پالیسی کے تحت صرف نہروں کو پختہ کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: نہر رکھ برانچ کی ٹیل پر پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***331: جناب محمد احسن احسان:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 278ر۔ب بھلیر پی پی-120 تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جو نہر رکھ برانچ کی ٹیل پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹیل پر پانی نہ ہونے کی وجہ سے اس چک کی تمام اراضی بنجر اور غیر آباد ہو گئی ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس چک کے کسان مجبوراً محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ؟

(د) کیا حکومت اس نہر رکھ برانچ کی ٹیل پر پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں ؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ چک 278ر۔ب بھلیر پی پی 120 تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جو کہ نہر رکھ برانچ کی راجباہ ڈجکوٹ کی ٹیل پر واقع ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ چک 278ر۔ب کی 1559 ایکڑ اراضی راجباہ ڈجکوٹ کے تین موگوں سے سیراب ہوتی ہے۔اور ٹیل پر پانی ڈیزائن کے مطابق پہنچ رہا ہے۔

(ج) متعلق نہ ہے۔

(د) چک نمبر 278ر۔ب راجباہ ڈجکوٹ کی ٹیل پر واقع ہے۔ راجباہ ڈجکوٹ کی ٹیل پر منظور شُدہ گیج کے مطابق پانی پہنچ رہا ہے۔

چکوال: چوآسیدن شاہ میں منی ڈیم اور پانی کو محفوظ کرنے کی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

***337: محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چوآسیدن شاہ میں منی ڈیم کے لئے کوئی Feasibility رپورٹ بنائی گئی ہے ؟

(ب) یہ سالٹ رینج، مائنز اور منرل کا علاقہ ہے یہاں Coal مائنز اور دیگر کانکنی سے بہت سا پانی ضائع ہوتا ہے اس پانی کو محفوظ یا Preserve کرنے کے لئے کوئی سکیم بنائی گئی ہے تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں ؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) زیر غور سوال محکمہ ایگریکلچر کے ماتحت سوائل اینڈ واٹر کنزرویشن ڈیپارٹمنٹ اور اون فارم واٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ نیز تحصیل چو آسیدن شاہ میں محکمہ اریگیشن کی سمال ڈیمز ڈویژن چکوال نے کوئی فزیبلٹی رپورٹ نہ بنائی ہے۔

(ب) زیر غور سوال مائنز اور منرل ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے کیونکہ محکمہ اریگیشن مائنز اور منرل ڈیپارٹمنٹ کو کوئلے اور دیگر کانکنی کے لئے کوئی پانی فراہم نہیں کرتا ہے۔ نیز محکمہ اریگیشن کی سمال ڈیمز ڈویژن چکوال نے کوئی سکیم نہ بنائی ہے۔

صوبہ بھر میں پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

345*: جناب حسن علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پانی کی کمی میں پاکستان دنیا بھر میں پانچویں نمبر پر ہے اور جس کی بنیادی وجہ پانی کا ضیاع ہے؟

(ب) حکومت پنجاب نے پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے کیا پریکٹیکل انتظامات اٹھائے ہیں پالیسی واضح کی جائے؟

(ج) جنوری 2023 تا فروری 2024 تک پانی چوری کے کتنے مقدمات درج کئے گئے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) پاکستان انسٹیٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکانومکس اسلام آباد کی 2022 میں شائع کردہ رپورٹ کے مطابق پاکستان دنیا میں پانی کی انتہائی زیادہ کمی کے خطرے کے شکار 17 ممالک میں سے 14 ویں نمبر پر ہے۔ پاکستان کو پانی کے سنگین بحران کا سامنا ہے اور ملک تیزی سے Water Stressed کی درجہ بندی سے Water Scarce کی طرف بڑھ رہا ہے اور ملک میں پانی کی سالانہ دستیابی فی شخص 1000 مکعب میٹر سے نیچے گر چکی ہے۔ پانی کی کمی کی بنیادی وجہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ لیکن کچھ حد تک اس کی وجہ پانی کا ضیاع بھی ہے۔

(ب) پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے محکمہ آبپاشی ڈسٹری بیوٹریز اور مائنرز کو پختہ کر رہا ہے۔ جس میں مختلف پروگرامز کے تحت تقریباً سات ہزار کلو میٹر ڈسٹری بیوٹریز اور مائنرز کو پختہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت بھی ایک ہزار کلو میٹر نہروں کو پختہ کرنے پر کام جاری ہے۔ خطہ پوٹھوہار میں بارش کے پانی سے فائدہ اٹھانے کے لئے محکمہ آبپاشی 58 چھوٹے ڈیم بنا چکا ہے۔ مزید یہ کہ 03 نئے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر جاری ہے۔ پانی کے ضیاع کی ایک بڑی وجہ پُرانے طریقوں پر استوار فلڈ اریگیشن بھی ہے۔ پانی کے بہتر استعمال کے لئے محکمہ زراعت کسانوں کے لئے آبپاشی کے نئے طریقے متعارف کروا رہا ہے جس میں ڈرپ اریگیشن اور سپر نکلر اریگیشن سسٹم شامل ہیں۔ جس سے نہ صرف پانی کے ضیاع کو روکا جا سکتا ہے بلکہ فصلوں کی پیداوار میں اضافہ بھی ممکن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی چوری بھی ایک اہم وجہ ہے۔ محکمہ آبپاشی نے پانی کی چوری کو روکنے کے لئے پچھلے تین سالوں سے پانی چوروں کے خلاف بڑے پیمانے پر مہم شروع کر رکھی ہے۔ جس کے تحت صوبہ بھر میں زونل لیول پر پانی چوروں کو پکڑنے کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔

(ج) سال 2023 میں پانی چوری کے 13,825 وقوعہ جات پولیس کو رپورٹ کئے گئے جس میں سے صرف 3,177 پر پولیس نے پرچہ جات درج کئے۔ اسی طرح سال 2024 میں اپریل کے آخر تک 759 وقوعہ جات پولیس کو رپورٹ کئے گئے جس میں سے صرف 123 پر پولیس نے پرچہ جات درج کئے ہیں۔ پانی چوری کے خلاف زونل رپورٹ برائے سال 2023 اور اپریل 2024 تک کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ۔ب میں سرکاری سکول کو پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***350: محترمہ آشفہ ریاض:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 388 گ۔ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں سرکاری سکول کا پانی 40 منٹ منظور ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گاؤں کے بااثر لوگ سرکاری سکول کا پانی اس سکول میں فراہم نہیں کرنے دیتے بلکہ اس سے بھی اپنی ذاتی زمینیں سیراب کرتے ہیں جس کی وجہ سے سکول کے درخت، پودے اور پھول دار پودے خشک ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت نہری پٹواری کو سرکاری سکول کے پانی کی وارہ بندی کرنے سے متعلقہ گزارش کی گئی ہے مگر ابھی تک عمل نہیں ہوا؟

(د) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ چک نمبر 388گ۔ب تحصیل سمندری میں موجود گورنمنٹ گرلز سکول و یونین کونسل کا پانی موگا نمبر 180/R راجباہ سمندری کی وارہ بندی کے مطابق مشترکہ کھاتہ میں 40 منٹ منظور شُدہ ہے۔

(ب) بمطابق فیلڈ رپورٹ یہ واضح ہوا کہ چک پلین 388گ ب کے مربع نمبر 33 میں بوجہ آبادی یونین کونسل و گورنمنٹ گرلز سکول کا پانی اندرون مربع لنک کھال موجود نہ ہونے کی وجہ آبپاشی منقطع ہے جس کی محکمہ آبپاشی کو سکول یا کسی اور ذرائع کی طرف سے اطلاع نہ دی گئی تھی۔

(ج) بمطابق ریکارڈ سب ڈویژنل آفیسر، گانیاں سب ڈویژن کو ایسی کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے جبکہ موجودہ پنجاب اریگیشن ڈرینج اینڈ ریوز ایکٹ 2023 کے مطابق ترمیم وارہ بندی یا بحالی کھال برائے آبپاشی کی درخواست حصہ داران موگا کی جانب سے سب ڈویژنل کینال آفیسر کو گزاری جانا ضروری ہے جبکہ پٹواری کا درخواست کے متعلق کوئی عمل دخل نہ ہے۔

(د) اس بابت بعد از سوال ہذا محکمہ کی جانب سے گورنمنٹ گرلز سکول کی ایڈمنسٹریشن سے رابطہ کیا گیا ہے اور انہیں مناسب ترمیم وارہ بندی برائے آبپاشی بمطابق پنجاب اریگیشن ڈرینج اینڈ ریوز ایکٹ 2023 کے مطابق درخواست دینے کی گزارش کی گئی ہے تاکہ سکول کا مسئلہ قانونی ضابطوں کے مطابق حل کیا جاسکے۔

تحصیل کمالیہ و پیر محل میں راجباہ ، مائنز اور انہار سے متعلقہ تفصیلات

***357: محترمہ آشفہ ریاض:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر اور ریسٹ ہاؤسز کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان تحصیلوں میں کون کون سے راجباہ، مائنز اور انہار ہیں۔ ان سے کتنی اراضی سیراب ہوتی ہے؟

(ج) کون کون سی انہار سالانہ پانی فراہم کرتی ہیں اور کون کون سی انہار ششماہی پانی فراہم کرتی ہیں؟

(د) ان میں پانی فراہمی کا کیا معیار اور طریق کار ہے؟

(ہ) ان تحصیلوں کی کتنے فیصد زرعی زمین کو ان سے پانی فراہم ہوتا ہے اور کتنے فیصد زمین ٹیوب ویل یا دیگر ذرائع سے کاشت کی جاتی ہے؟

(و) ان تحصیلوں میں محکمہ کے ملازمین جو کام کر رہے ہیں ان کے نام مع عہدہ و گریڈ اور ان کے سالانہ اخراجات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) تحصیل کمالیہ میں سب ڈویژنل آفیسر ز کمالیہ سب ڈویژن، فلڈ بند سب ڈویژن اور کمالیہ ضلعداری سیکشن کا دفتر ہے۔ تحصیل پیر محل میں کھیکھا ضلعداری کا دفتر موجود ہے۔ تحصیل کمالیہ میں دو ریسٹ ہاؤسز (محمد شاہ والا ریسٹ ہاؤس اور جکھڑ ریسٹ ہاؤس) ہیں۔ جبکہ تحصیل پیر محل میں چھ ریسٹ ہاؤسز ہیں۔(1) سلطان پور ریسٹ ہاؤس(2) کھیکھا ریسٹ ہاؤس (3) بچھڑیانوالہ ریسٹ ہاؤس (4) چونیاں ریسٹ ہاؤس (5) نگنیجا ریسٹ ہاؤس(6) جوہنج والا ریسٹ ہاؤس۔

(ب) تحصیل کمالیہ اور تحصیل پیر محل میں کل 24 راجباہ اور مائنز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ تحصیل کمالیہ میں کل نو راجباہ ہیں۔(1) گھڑک راجباہ (2) کمالیہ راجباہ (3) واہگی راجباہ(4) عظمت شاہ راجباہ (5) ڈچ چینل رائیٹ(6) ڈچ چینل لیفٹ (7) کبیر والا راجباہ(8) کلیرار راجباہ(9) کلر راجباہ تحصیل پیر محل میں کل پندرہ راجباہ اور مائنز ہیں۔

(1)راجباہ پیر محل000+60 بر.جی سے لیکر082+156 بر.جی تک (2) کھیکھا راجباہ بر.جی000+70 سے لے کر000+130 (ٹیل)(3) ٹھیڑہ مائنر (4) ہگنیجا مائنر (5) جونیج والا مائنر (6) جنڈ والا مائنر (7) بگھیو الا مائنر (8) بچھڑیانوالہ مائنر (9) سیال والا مائنر (10) کوٹ پٹھانہ مائنر (11) ہوتر مائنر (12) اروتی مائنر (13) جرولا مائنر (14) مانی سفوراں مائنر (15) ہوترسب مائنر تحصیل کمالیہ اور پیر محل میں درج بالا راجباہ اور مائنر سے کل 170,149 ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے۔

(ج) کلر راجباہ ششماہی نہر ہے جزو(ب) میں درج باقی ماندہ راجباہوں و مائنر کو سالانہ پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) ارسا کی طرف سے مقرر کردہ صوبہ پنجاب کے حصہ کی روشنی میں دستیاب پانی نہروں میں فراہم کیا جاتا ہے۔ نہری پانی میں کمی کی صورت میں منظور شدہ Rotational Programme کے مطابق نہریں چلائی جاتی ہیں۔

(ہ) ان تحصیلوں کی زرعی اراضی کے لئے 75 فیصد Intensity کے تحت نہری پانی منظور کیا گیا ہے۔ جب کہ باقی پانی زمیندار ٹیوب ویل اور دیگر ذرائع کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

(و) تحصیل کمالیہ میں کل 49 ملازمین کام کرتے ہیں۔ جن کے سالانہ اخراجات 29.562 ملین روپے ہیں۔ جب کہ تحصیل پیر محل میں 38 ملازمین کام کرتے ہیں۔ جن کے سالانہ اخراجات 25.299 ملین روپے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پاکپتن: پی پی۔195 میں راجباہ اور ششماہی نہر سے متعلقہ تفصیلات

***376: جناب عمران اکرم:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔195 پاکپتن میں کتنے راجباہ، نہریں اب تک پختہ کی جا چکی ہیں کتنی باقی ہیں اور کتنوں پر کام جاری ہے اور جو اب تک پختہ نہ ہیں ان کو کب تک پختہ کیا جائے گا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پی پی۔ 195 پاکپتن میں نہر کھادر برانچ ششماہی نہر ہے کیا لوگوں کو سہولت مہیا کرنے کی خاطر اس کو سالانہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے تو کب تک ایسا کرنے کا ارادہ ہے تاکہ زمین چھ ماہ خالی نہ رہے تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) پی پی۔195 میں ٹیل کے زمینداروں کو پانی کے حصول میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے حکومت نے ٹیل کے زمینداروں کو پانی مہیا کرنے کے لئے کیا پالیسی بنائی ہے اور کم از کم کتنا پانی ٹیل پر مہیا کیا جائے گا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) حلقہ پی پی۔ 195 پاکپتن میں کل 14 نہریں ہیں۔(راجباہ ماڑی ہزارہ، راجباہ حامد پور، راجباہ ٹبی، راجباہ دلاور، راجباہ جملیرہ، راجباہ ماچھی سنگھ، گھر مائنر، راجباہ علی شاہ، راجباہ 1L، 1L/2L مائنر، 1L/1L مائنر، راجباہ 2L، 2R/2L مائنر، 3R/2L مائنر)۔ ان میں سے 2 نہریں (راجباہ علی شاہ، راجباہ 1L) پختہ ہیں۔ اس کے علاوہ 2 نہروں (راجباہ ماچھی سنگھ، گھر مائنر) کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے۔مزید یہ کہ ایک نہر (1L/2L مائنر) کی سکیم منظوری کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔۔ جبکہ 9 نہریں پختہ نہ ہیں (راجباہ ماڑی ہزارہ، راجباہ حامد پور، راجباہ ٹبی، راجباہ دلاور، راجباہ جملیرہ، 1L/1L مائنر، راجباہ 2L، 2R/2L مائنر، 3R/2L مائنر)۔ غیر پختہ نہروں کو ابھی تک کسی بھی پراجیکٹ میں پختہ کرنے کے لئے شامل نہیں کیا گیا۔

(ب) پی پی۔ 195 پاکپتن میں نہر کھادر برانچ جو کہ ششماہی نہر ہے اور نہری پانی کی محدود دستیابی کی وجہ سے اس نہر یا کسی بھی دوسری ششماہی نہر کو سالانہ کیا جانا ممکن نہیں ہے۔

(ج) پی پی۔ 195 میں تمام راجباہ نہروں کی بھل صفائی رواں مالی سال 24-2023 میں مکمل ہو چکی ہے اور تمام راجباہ/نہروں کی ٹیلوں پر ان کے مختص حصوں کے مطابق پانی پہنچ رہا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے واٹر الاؤنس سے متعلقہ تفصیلات

***392:جناب امجد علی جاوید:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان کی زمینوں کے لئے فی ایکڑ واٹر الاؤنس کی شرح کیا ہے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھیوڑہ مائنر (جھنگ برانچ) شور کوٹ مائنر (گوگیرہ برانچ) سے سیراب ہونے والی زمینوں کے لئے واٹر الاؤنس کی شرح کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا اور کاشتکاری کے قابل نہیں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیر زمین پانی ناقابل استعمال ہونے کے باوجود تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کی زمینوں کے لئے واٹر الاؤنس کی شرح پنجاب میں کم ترین ہے ایسا کیوں ہے اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس تفاوت کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان کی زرعی زمینیں ڈی جی خان کینال، چشمہ رائٹ بینک کینال اور مظفر گڑھ کینال سے سیراب ہوتی ہیں۔ جن کے واٹر الاؤنس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1-ڈی جی خان کینال کا واٹر الاؤنس 6.36 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

2-چشمہ رائٹ بینک کینال کا واٹر الاؤنس 7.70 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

3-مظفر گڑھ کینال کا واٹر الاؤنس 8.57 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

مزید برآں یہ کہ کسی بھی کینال کے واٹر الاؤنس کو کیوسک فی ہزار ایکڑ کے یونٹ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھیوڑہ راجباہ (جھنگ برانچ) اور شور کوٹ مائنر (گوگیرہ برانچ) کا واٹر الاؤنس 2.84 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیر زمین پانی زیادہ تر علاقہ میں کڑوا ہے۔

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں موجود جھنگ برانچ لوئر اور گوگیرہ برانچ کی نہروں کا واٹر الاؤنس 2.84 کیوسک فی ہزار ایکڑ مقرر ہے۔ جبکہ لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل فیصل آباد میں واقع تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد اور تحصیل و ضلع چنیوٹ کے کچھ موضع جات کا واٹر الاؤنس 1.89 کیوسک فی ہزار ایکڑ بھی ہے۔

مزید بر آں یہ کہ پنجاب میں ششماہی اور غیر ششماہی نہری نظام کا واٹر الاؤنس متعین کرنے کے عمل کے دوران، متعدد عوامل کو مد نظر رکھا گیا۔ جس میں دریا کے پانی کی ناکافی دستیابی کے علاوہ، ان عوامل میں خاص طور پر مٹی کی ساخت، زیر زمین پانی کی گہرائی اور زمین کی سطح کے نمکیات شامل ہیں۔ ان سب عوامل نے فیصلہ سازی کے عمل میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی وجہ سے پنجاب کی ہر نہر کا واٹر الاؤنس ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

(ہ) جی نہیں۔ کیونکہ نہروں کے واٹر الاؤنس کا تعین سائنسی بنیادوں پر کیا گیا تھا اور اس کے علاوہ پنجاب اور دیگر صوبوں کی نہروں کا واٹر الاؤنس Water Apportionment Accrod, 1991 میں متعین کر دیا گیا ہے۔ جس کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

صوبہ بھر میں نہروں کی پٹڑیوں کے کناروں کو مضبوط کرنے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے بیلدار رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

***393: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال 22-2021، 24-2023 میں نہروں کی پٹڑیوں / کناروں کو مضبوط کرنے یا مٹی ڈالنے پر کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) ان تمام رقوم خرچ کرنے کے مقاصد کیا تھے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے کیا مذکورہ بالا رقم کے خرچ کرنے کے مقاصد حاصل کر لئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں نہری نظام کے قیام کے ساتھ اس کی پٹڑیوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لئے نہروں پر بیلدار ملازم رکھے گئے ہیں اور طویل عرصہ تک یہ نظام بڑی کامیابی سے چلتا رہتا ہے اور یہ لوگ اپنا کام ذمہ داری سے سر انجام دیتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا بیلدار رکھنے کے لئے محکمہ کے اندر ایسا کوئی پیمانہ یا یارڈسٹک مقرر تھا کہ کس نہر پر کتنے بیلدار رکھے جائیں گے اگر ایسا تھا تو وہ یارڈ سٹک یا پیمانہ کیا تھا؟

(ہ) اگر ایسا تھا تو کیا آج بھی صوبہ بھر کی نہروں اور محکمہ انہار میں اس یارڈسٹک یا پیمانہ کے مطابق بیلدار موجود ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اگر ہیں تو وہ کہاں تعینات ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) صوبہ بھر میں سال 22-2021 اور 24-2023 میں نہروں کی پٹڑیوں اور کناروں کو مضبوط کرنے یا مٹی ڈالنے پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	خرچ رقم
1	2021-22	786.612 ملین روپے
2	2023-24	877.669 ملین روپے

(ب) نہروں کے پشتے / کنارے کچے ہوتے ہیں ان کی دیکھ بھال اور ڈیزائن پیرامیٹرز کے مطابق رکھنا بہت بڑا چیلنج ہوتا ہے اس کیلئے فیلڈ سٹاف اور افسران دن رات نہروں کا معائنہ کرتے ہیں۔ پورا سال موسمیاتی تبدیلیوں پر کوپائن اور مال مویشیوں کی نقل و حمل کی وجہ سے کنارے اور پٹڑیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں مزید یہ کہ نہروں کے پشتے کو مضبوط کرنا ایک معمول کا عمل ہے جو سارا سال جاری رہتا ہے۔ اسی تناظر میں کمزور حصوں کی مرمت، کناروں کی پختگی، پٹڑیوں کو ڈیزائن پیرامیٹرز کے مطابق رکھنے تاکہ پٹرولنگ ہوسکے اور پانی چوری کی روک تھام کیلئے نہروں کی پٹڑیوں / کناروں کو مضبوط کرنے کیلئے مٹی ڈالی گئی تاکہ نہروں کی ٹیل تک پانی کی فراہمی ممکن ہوسکے اور کسی ناگہانی صورت حال سے بچا جاسکے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کی غرض سے مندرجہ بالا رقم خرچ کی گئی۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) محکمہ کے اندر یارڈسٹک مقرر ہے اور اس کے مطابق مین کینال پر ہر 2 میل پر 1 بیلدار اور راجباہ اور مائنر پر ہر 6 سے 8 میل پر
1 بیلدار مقرر ہے۔

نوٹ: 1 نہری میل 5 برجیوں پر مشتمل ہوتا ہے اور 1 برجی 1000 فٹ لمبائی کی ہوتی ہے۔

(ہ) نہروں پر یارڈسٹک کے مطابق بیلداروں کا عملہ موجود نہیں ہے۔ نہروں کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لئے بیلداروں کی 9718 منظور شُدہ سیٹیں ہیں۔ لیکن اس وقت محکمہ ایریگیشن میں بیلداروں کی تعداد ضرورت سے بہت کم ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے عرصہ دراز سے درجہ چہارم کی اسامیوں کی بھرتی پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے خالی اسامیوں پر بھرتیاں نہیں کی جارہی۔ مزید یہ کہ بیلداروں کی 1885 خالی اسامیاں بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ نے محکمہ سے مشاورت کئے بغیر 23-2022 میں ختم کر دیں۔

بہاولنگر: ہاکڑہ نہر سے بی آر ایل راجباہ پر موگا جات سے متعلقہ تفصیلات

***450: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہاکڑہ نہر سے نکلنے والے بی آر ایل راجباہ پر کتنے موگا جات ہیں ان کی تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ موگا جات میں 4 نمبر اور 5 نمبر موگا جات پر پانی نہ ہونے کے برابر ہے اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ موگا جات کو پانی نہ ملنے کی وجہ سے رقبہ خشک ہو چکا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کے متعلقہ اہلکاران پہلے تین موگا جات کے زمینداروں سے ملے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ٹیل پر واقع دو موگا جات کو پانی نہیں جاتا 4 نمبر اور 5 نمبر موگا جات کے زمیندار افسران سے درخواست کر چکے ہیں لیکن ان کی شنوائی نہیں ہو رہی؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہر پر پانچ موگا جات کی مرمت کروانے اور برابر پانی دینے اور اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

جزو (الف، ب، ج، د، ہ) کے ضمن میں گزارش ہے کہ بی آر ایل کے نام سے کوئی بھی نہر ہاکڑہ کینال ڈویژن کی حدود میں نہ ہے۔

راجن پور: پی پی-296 میں فلڈ بند کی ٹوٹ پھوٹ اور تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***467: سردار محمد اویس دریشک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-296 میں کون کون سے فلڈ بند ہیں؟

(ب) کون کون سے فلڈ بند گزشتہ سال کے سیلاب میں کٹاؤ کا شکار ہوئے؟

(ج) اب تک کس کس بند کی تعمیر و مرمت و بحالی کی گئی ہے؟

(د) جو بند ابھی تک ٹوٹ پھوٹ اور سیلابی کٹاؤ سے ناکارہ ہوئے ہیں انکو حکومت کب تک بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) حلقہ پی پی-296 میں مندرجہ ذیل فلڈ بند موجود ہیں:-

1- فخر فلڈ بند 2- رائٹ مارجنل بند (Right Marginal Bund) 3- قادرہ مبارک فلڈ بند

(ب) سال 2022 میں رود کوہیوں کے سیلابی پانی کو Flood Carrying Channels اور نالوں کے ذریعے دریائے سندھ میں محفوظ طریقے سے چھوڑنے کے لئے اور کوٹ مٹھن اور اس کی ملحقہ آبادیوں اور زرعی رقبہ کو سیلاب سے بچانے کے لئے 2 عدد ریلیف کٹ لگائے گئے تھے۔ جن میں سے ایک کٹ فخر فلڈ بند پر اور دوسرا کٹ رائٹ مارجنل بند (Right Marginal Bund) پر لگایا گیا تھا۔ جبکہ قادرہ

مبارک فلڈ بند مبارک ڈسٹی کی دائیں جانب واقع ہے اور قادرہ کینال تک جاتا ہے۔ اس فلڈ بند کی کل لمبائی 31,000 فٹ ہے۔ یہ فلڈ بند سال 2022 کے فلڈ کے دوران کٹاؤ کا شکار ہوا تھا۔ اس کی بحالی کا کام ستمبر 2023 میں مشینری ڈویژن، ملتان کو دیا گیا تھا۔ جس پر 85 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام فلڈ سیزن 2024 سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) فلڈ سیزن کے بعد مذکورہ دونوں ریلیف کٹس کو مشینری ڈویژن، ملتان کی مدد سے فوراً بند کر دیا گیا تھا اور اب دونوں فلڈ بند تسلی بخش حالت میں موجود ہیں۔ اس کے علاقہ قادرہ مبارک فلڈ بند کی مرمت اور بحالی کا کام 2023 سے جاری ہے۔

(د) ڈویژن ہذا کے مذکورہ حلقہ میں کوئی بھی فلڈ بند ناکارہ نہ ہے اور سال 2022 میں لگائے دونوں ریلیف کٹس بند کر دیئے گئے تھے۔ جبکہ قادرہ مبارک فلڈ بند کی مکمل طور پر مرمت کے بعد فلڈ سیزن 2024 سے پہلے بحال کر دیا جائے گا۔

راجن پور: پی پی۔296 میں قطب ڈرین کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***474: سردار محمد اویس دریشک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔296 راجن پور میں قطب ڈرین بنا کر نامکمل چھوڑ دی گئی؟

(ب) قطب ڈرین کی تکمیل کے بارے میں حکومت کیا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) 2022 میں سیلاب کے دوران مذکورہ ڈرین نے بہت زیادہ نقصان کئے تھے؟

(د) کیا اس ڈرین میں پڑنے والے شگاف کو پر کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک اس ڈرین کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) قطب ڈرین ضلع راجن پور کی تحصیلوں راجن پور اور روجھان کی حدود میں سے گزرتی ہے۔ تحصیل راجن پور کی حد تک ڈرین پر کام مکمل کر دیا گیا ہے جب کہ تحصیل روجھان میں مختلف قبائل کے اعتراضات کے باعث اس کام کو ایکسپرٹ کمیٹی کے فورم پر زیر بحث لایا گیا ہے۔ کیونکہ PMO Barrages ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں

رود کوہیوں کے پانی کو دریا تک محفوظ طریقے سے پہنچانے کے لئے فیزیبلٹی سٹڈی کر رہا ہے اور قطب ڈرین میں بھی رود کوہی کا پانی آتا ہے۔اس لئے فزیبلٹی سٹڈی مکمل ہونے تک کام نہیں ہو سکتا ہے۔

(ب) جواب جز والف میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) سال 2022 کے سیلاب کے دوران رود کوہی سلطان نالہ، رود کوہی چھا چھڑ نالہ اور رود کوہی کالا بگا س کھو سر اپنی تاریخ کے Peak Discharges جو کہ بالترتیب 119,500 کیوسک، 76,000 کیوسک اور 18,500 کیوسک پر چلتے رہے جب کہ قطب ڈرین کی ڈیزائن کیپسٹی صرف 9 ہزار کیوسک ہے لہٰذا اتنے بڑے سیلابی ریلے کو قطب ڈرین کے ذریعے دریائے سندھ تک محفوظ طریقے سے پہنچانا ناممکن تھا۔

(د) قطب ڈرین کو ٹِل پٹھان سے راجن پور تک مکمل فعال کر دیا گیا ہے اور 2022 میں پڑنے والے سارے شگافوں کو بھر دیا گیا ہے جبکہ نامکمل حصہ پر کام فیزیبلٹی رپورٹ کی سفارشات کی روشنی میں شروع کرا دیا جائے گا۔

اٹک سدھریال ڈیم کی تعمیر اور پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت سے متعلقہ تفصیلات

***589: جناب شیر علی خان:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اٹک میں واقع سدھریال ڈیم کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی؟

(ب) کیا سدھریال ڈیم کے کمانڈ ایریا کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے؟

(ج) سدھریال ڈیم میں پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کیا ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) ضلع اٹک میں واقع سدھریال ڈیم کی تعمیر 2008 میں شروع ہوئی اور 2009 میں نہر کے علاوہ ڈیم کا زیادہ تر حصہ مکمل ہو گیا تھا۔

(ب) سدھریال ڈیم کی نہر کی تعمیر نامکمل ہے جبکہ کمانڈ ایریا کی تعمیر پراجیکٹ کا حصہ نہیں تھی۔

(ج) اس ڈیم میں ڈیزائن کے مطابق 1344 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔

ضلع اٹک: تحصیل فتح جنگ، تحصیل پنڈی گھیپ میں چھوٹے ڈیموں سے متعلقہ تفصیلات

***590: جناب شیر علی خان:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اٹک کی تحصیل فتح جنگ اور تحصیل پنڈی گھیپ میں چھوٹے ڈیموں کی تعداد کتنی ہے اور ان ڈیموں کی تعمیر کب شروع اور کب مکمل ہوئی؟

(ب) کیا مذکورہ تحصیلوں میں کوئی ڈیم زیر تعمیر ہے تو اس کی تعمیر کب شروع ہوئی اور اس کی تعمیر مکمل نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہر ڈیم کتنے رقبہ کو علیٰحدہ علیٰحدہ سیراب کرتا ہے مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

(د) کیا تکمیل شدہ ڈیموں کا کمانڈ ایریا پوری طرح تعمیر ہو چکا ہے اگر نہیں تو یہ کمانڈ ایریا کب مکمل ہو گا اس کے لئے ہر سال کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ہ) ضلع اٹک کی مذکورہ تحصیلوں میں چھوٹے ڈیموں سے متعلقہ کسی بے ضابطگی کے تناظر میں کسی سرکاری اہلکار یا ٹھیکیدار کے خلاف کوئی انکوائری عمل میں لائی گئی ہے؟

(و) کیا ان ڈیموں کی تعمیر میں تاخیر کی بناء پر لاگت میں اضافہ ہوا ہے اور کیا لاگت میں اضافے کی وجہ سے یہ منصوبے تاخیر کا شکار ہوئے ہیں؟

(ز) کیا ان ڈیموں کی تعمیری لاگت میں اضافے کی وجہ سے تاخیر پر کسی کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) ضلع اٹک کی تحصیل فتح جنگ اور تحصیل پنڈی گھیپ میں چھوٹے ڈیموں کی تعداد 15 ہے۔ ان ڈیموں کی تعمیر اور تکمیل کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تاجابارا، سدھریال اور شہباز پور ڈیمز کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی ہے ان ڈیمز کی تعمیر 2008 میں شروع ہوئی۔ ان پراجیکٹس پر محکمانہ انکوائری کے بعد یہ التواء کا شکار ہوئے۔ ان ڈیمز کی تعمیر مکمل کرنے کے لئے دوبارہ خصوصی طور پر کنسلٹنس ہائر کئے گئے ہیں۔ اور ان کی سفارشات پر مبنی PC-I بنایا گیا جو آنے والے مالی سال میں P&D ڈیپارٹمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کمانڈ ایریا کی تعمیر ان ڈیموں کی سکیم میں شامل نہیں تھی، صرف ڈیم اور اس سے منسلک نہر کی تعمیر کی جاتی ہے۔ نہروں کی تعمیر نامکمل ہے۔ کمانڈ ایریا کی ڈویلپمنٹ کے لئے کوئی علیحدہ سے رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) اس سے متعلق ٹھیکیداروں کے مختلف مقدمات عدالتوں میں زیر التواء ہیں۔ ان سرکاری ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائری کی گئی اور ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

(و) جی ہاں، یہ منصوبے عدالتی مقدمات کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوئے ہیں۔ کسی بھی منصوبے کی طرح ان ڈیموں کی تعمیر میں تاخیر اضافی لاگت کا سبب بنی ہے۔

(ز) جی نہیں، یہ منصوبے عدالتی مقدمات اور محکمانہ انکوائریز کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوئے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: Now, we take up the Call Attention Notices: پہلا Call Attention Notice No.72 جناب شہباز احمد کا ہے۔ رانا شہباز احمد خان! آپ کا Call Attention Notice ہے، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ next Call Attention Notice No.73 جناب جنید افضل ساہی کا ہے۔ جناب جنید افضل ساہی! آپ اپنا Call Attention Notice پڑھیں۔ وہ نہیں پڑھنا چاہ رہے، لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ next Call Attention Notice No.74 جناب آفتاب احمد خان کا ہے۔ جناب آفتاب احمد خان! آپ اپنا Call Attention Notice پڑھیں۔ وہ نہیں پڑھنا چاہ رہے، لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب شہاب الدین خان کی ہے، جناب شہاب الدین! وہ نہیں پڑھنا چاہ رہے، لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے، اگلی تحریک استحقاق جناب محمد اسماعیل کی ہے وہ نہیں پڑھنا چاہ رہے، لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے، اگلی تحریک استحقاق جناب ممتاز علی کی ہے، وہ تشریف رکھتے ہیں۔۔۔؟ نہیں رکھتے

لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے، اگلی تحریک استحقاق جناب اسد عباس کی ہے وہ موجود نہیں ہے، لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے، اگلی تحریک استحقاق جناب تنویر اسلم کی ہے وہ تشریف رکھتے ہیں۔۔۔؟ نہیں رکھتے لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے، اگلی تحریک استحقاق جناب نعیم شفیق کی ہے وہ تشریف رکھتے ہیں۔۔۔؟ نہیں رکھتے لہٰذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے، تحاریک استحقاقات کا وقت ختم ہوا۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے سپیکر ڈائس کے سامنے آگئے)

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ امتیاز احمد شیخ صاحب! آپ ڈائس سے ذرا نیچے اتریں، آپ اس طرح نہ کریں۔please آپ نیچے اتریں۔ تحریک التوائے کار نمبر 24/13 جناب محمد ندیم قریشی کی ہے، جناب محمد ندیم قریشی! اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/262 جناب شعیب امیر کی ہے وہ تشریف رکھتے ہیں۔۔۔؟ اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 24/264 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے وائس چانسلر کا اپنے اختیارات سے تجاوز

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ ڈیلی بزنس رپورٹ فیصل آباد مورخہ 18۔مئی 2024 کی خبر کے مطابق مبینہ کرپشن، اقرباء پروری سنگین بے ضابطگیوں ڈاکٹر اقرار کے خلاف کارروائی کا آغاز، 90 لاکھ کے خلاف ضابطہ اعزازیئے پراجیکٹ ڈائریکٹر کا عہدہ اپنے پاس رکھ کر 42 لاکھ روپے کی اضافی تنخواہ لینے اور خاندان کے افراد کو یونیورسٹی میں نواز نے جیسے سنگین الزامات، یونیورسٹی میں 608 ملازمین کے خلاف ضابطہ بھرتی پر انکے خلاف انٹی کرپشن میں مقدمہ درج اور انکوائری التواء کا شکار ہیں۔ تفصیلات کے مطابق زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا شمار ایشیاء کی بڑی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے لیکن

گزشتہ کچھ عرصے سے اس کے مالی اور انتظامی معاملات میں شدید قسم کی بے ضابطگیوں اور کرپشن کی خبریں میڈیا کی زینت بنتی رہی ہیں جو ایک بڑے تعلیمی ادارے کی ساکھ کو بری طرح متاثر کرتی ہیں۔ ڈاکٹر اقرار زرعی یونیورسٹی فیصل آباد وائس چانسلر کے عہدے پر طویل عرصہ سے فائز ہیں ان کے خلاف مالی بے ضابطگیوں، اقرباء پروری اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی خبریں اکثر گردش کرتی رہتی ہیں جن پر ذمہ دار اداروں نے بھی انکوائری کر کے اس کو منطقی انجام تک نہیں پہنچایا جس کی وجہ سے یہ سکینڈل ایک مرتبہ پھر میڈیا کی زینت بن گیا ہے جس کی وجہ سے دیگر تعلیمی اداروں کی ساکھ بھی متاثر ہوتی ہے ان کے متعلق بھی لوگوں کے ذہنوں میں سوالات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ زرعی یونیورسٹی جیسے اعلیٰ تعلیمی روایات کے حامل تعلیمی اداروں میں جب کرپشن اقرباء پروری اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی لعنت میں ملوث ہو جائیں تو ہر شعبہ زندگی اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اس صورتحال سے تعلیمی اداروں سے وابستہ اساتذہ منتظمین اور سول سوسائٹی کے افراد میں شدید رنج اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! اس کا جواب آنے دیں اس تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے پاس کھڑے ہو کر احتجاج کرتے رہے)

اگلی تحریک التوائے کار 24/267 ہے جناب ندیم صادق ڈوگر کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/270 ہے یہ قاضی احمد اکبر صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/275 ہے محترمہ زرناب شیر کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 24/276 ہے خواجہ صلاح الدین اکبر کی طرف سے ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/278 ہے محترمہ فاطمہ بیگم کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ فاطمہ بیگم اپنی تحریک پڑھیں۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی ہوئی)

محترمہ فاطمہ بیگم: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بولنے کا موقع دیا اور میں ہر جگہ پر اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اور اپنی آن بان شان جان محترمہ مریم نواز شریف۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

لاہور: محکمہ اوقاف کا سکنہ شاہ کمال، بلڈنگ اسلامی مشن کی جگہ پر مارکیٹ تعمیر کرنے کا معاملہ

محترمہ فاطمہ بیگم: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ سکنہ شاہ کمال لاہور ایک گنجان آباد علاقہ ہے اس علاقہ کے اندر ایک بلڈنگ اسلامی مشن جو اسلامک درس و تدریس کیلئے مخصوص تھی، اس بلڈنگ کو محکمہ اوقاف نے گرا دیا ہے، اہل علاقہ سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں اسلامک درس و تدریس کیلئے مخصوص تھی اس جگہ پر محکمہ اوقاف مارکیٹ بنا رہا ہے اور بلڈنگ کے سامنے مسجد ہے اور مسجد کے ساتھ مین عاشق آباد چوک ہے جو علاقہ کا مصروف ترین چوک ہے۔ اب سننے میں آیا ہے کہ اس بلڈنگ کی جگہ پر محکمہ مارکیٹ بنانے جا رہا ہے جس کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں میں بہت زیادہ غم و غصہ پایا جا رہا ہے جو غیر قانونی طور پر فٹ پاتھ کی جگہ بھی اپنی بلڈنگ میں شامل کر رہے ہیں جس سے بلڈنگ کی پارکنگ سڑک پر ہو گی اور وہاں ٹریفک کے بہاؤ میں شدید خلل آئے گا جو کہ اہل علاقہ کے لئے شدید مشکل کا باعث بنے گا۔ مہربانی فرما کر درخواست گزار کو مذکورہ بالا بلڈنگ کا منظور شدہ نقشہ اور اجازت نامہ کی نقل فراہم کی جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف احتجاج کرتے ہوئے سپیکر ڈائس کے پاس آ گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: معزز اراکین اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، جناب طیاب راشد اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ وزیر پارلیمانی امور آپ ممبران کو جواب دیں گے، آپ ممبران اپنی بات کا جواب لے لیں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے اس طرح نہیں چلے گا۔ جناب امتیاز محمود اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ وزیر پارلیمانی امور آئے ہیں آپ اُن سے جواب لیں۔ معزز ممبران حزب اختلاف آپ اپنے chief whip کو میرے پاس بھیجیں جس سے ہم نے بات کرنی ہے آپ معزز ممبران اس طرح نہ کریں۔ اس طرح بالکل نہیں چلے گا۔ آپ کے لئے انصاف کے تقاضے پورے ہوں گے آپ معزز اراکین تشریف رکھیں گے تو انصاف کے تقاضے پورے ہوں گے۔ آپ ہمارے بڑے honourable members ہیں آپ کی عزت کروانا میری ذمہ داری ہے۔ آپ معزز ممبران تشریف رکھیں آپ جب تک بیٹھیں گے نہیں تو بات کیسے ہو گی۔ آپ اس طرح نہ کریں آپ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ اب آپ ممبران زیادتی کر رہے ہیں۔ وزیر پارلیمانی امور آگئے ہیں آپ ممبران اُن کی بات تو سنیں اُن کا جواب تو اس طرح نہ کریں۔

اب اجلاس 10 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی 10 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد 4 بج کر 50 منٹ پر جناب قائم مقام سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد احسن علی: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلے پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ تمام معزز ارکان اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

GOVERNMENT BUSINESS

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔

BILLS

THE PUNJAB CIVIL SERVANTS (AMENDMENT) BILL 2024

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024 (Bill No. 02 Of 2024). Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali,

Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool,

Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ amendment move کرنا چاہ رہے ہیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! اس طرح نہیں۔ گورنمنٹ بزنس شروع ہو چکا ہے اس لئے اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی محرک amendment move کرنا چاہ رہے ہیں؟ Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

> "That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف نے سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج اور نعرے بازی شروع کر دی)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed,

Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 TO 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clauses 4 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I move: "That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill was passed.)

(Applause!)

THE POLICE ORDER (AMENDMENT) BILL 2024

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Police Order (Amendment) Bill 2024 (Bill No. 03 of 2024). Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker, I move:

> "That the Police Order (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Police Order (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad,

Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اذانِ عصر)

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف زبردستی جناب سپیکر کے ڈائس پر چڑھ گئے)

(اس مرحلے پر معزز رکن جناب شعیب امیر اور دوسرے معزز اراکین حزب اختلاف جناب قائم مقام سپیکر کے سامنے آکر ان سے بحث کرنے لگے اور جناب قائم مقام سپیکر کو ہاؤس کی کارروائی چلانے سے روکنے کی کوشش کرتے رہے)

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، آپ سارے بڑے honourable members ہیں۔ آپ نے اپنی amendment move نہیں کی۔ میں آپ کو warn کر رہا ہوں کہ اپنی نشستوں پر چلے جائیں اور اگر آپ نے احتجاج کرنا ہے تو اپنی seats پر جا کر کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں آپ کو warn کر رہا ہوں کہ آپ سپیکر ڈائس کے اُوپر نہ آئیں۔ آپ نے اگر احتجاج کرنا ہے تو ضرور کریں لیکن سپیکر کے ڈائس کے اُوپر نہ چڑھیں۔ اگر کوئی ممبر زبردستی کرے گا تو میں اس کو suspend کر دوں گا۔ احتجاج کرنا آپ کا right ہے لیکن اپنی نشستوں پر رہ کر احتجاج کریں۔ یہاں اُوپر مت آئیں۔ آپ سب ممبران اپنی نشستوں پر واپس چلے جائیں۔ آپ اپنی seats پر جا کر احتجاج کریں۔ احتجاج کرنا آپ کا جمہوری حق ہے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ Chair کے سامنے آکر احتجاج کریں۔ آپ اُدھر جا کر احتجاج کریں۔ مہربانی کر کے اس طرح نہ کریں۔ آپ میرے لئے بڑے honourable ہیں۔ میں آپ کو warn کر رہا ہوں کہ آپ واپس اپنی نشستوں پر چلے جائیں۔ آپ اِدھر بالکل احتجاج نہیں کر سکتے۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے معزز اراکین جناب قائم مقام سپیکر کے سامنے آکر مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar,

Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلے پر معزز ممبر جناب شعیب امیر جناب قائم مقام سپیکر کے سامنے آکر جناب قائم مقام سپیکر سے بحث کرنے لگے اور ان کو ہاؤس کی کارروائی چلانے سے روکنے کی کوشش کرنے لگے)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس طرح نہ کریں۔ یہ بہت غلط بات ہے۔ میں آپ کو warn کر رہا ہوں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ آپ اُدھر اپنی نشستوں پر جا کر احتجاج کریں۔ یہ کون سا طریقہ ہے؟ آپ اِدھر احتجاج نہیں کر سکتے۔ آپ بالکل ٹھیک نہیں کر رہے۔

Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker, I move:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2024, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2024, be passed."

Now, the question is:

"That the Police Order (Amendment) Bill 2024, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill was passed.)

(Applause!)

THE PUNJAB AGRICULTURAL MARKETING REGULATORY AUTHORITY (AMENDMENT) BILL, 2024

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan,

Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz,

Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clauses 3 to 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Agricultural Marketing Rregulatory Authority (Amendment) Bill 2024, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill was passed)

(Applause!)

THE PUNJAB HEALTHCARE COMMISSION (AMENDMENT)BILL 2024

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan,

Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal,

Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

> "That the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan, Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan,

Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal, Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker, I move: "That the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill was passed.)

(Applause!)

THE PUNJAB PRICE CONTROL OF ESSENTIAL COMMODITIES BILL 2024

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Ahmad Khan, Mr Aftab Ahmad Khan, Mr Ahmer Bhatti,Mr Imtiaz Mehmood,Mr Junaid Afzal Sahi, Sardar Mohammad Ali Khan,

Qazi Ahmed Akbar, Mr Asad Abbas, Syed Riffat Mehmood, Mr Yasir Mehmood Qureshi, Mr Mushtaq Ahmed, Ms Zarnab Sher, Ms Baasima Chaudhary, Mr Kaleem Ullah Khan, Chaudhary Muhammad Tariq, Mr Hassan Ali, Mr Muhammad Arqam Khan, Mr Tashakul Abbas Warraich, Mr Muhammad Ansar Iqbal, Mr Zulfiqar Ali, Mr Hassan Malik, Mr Fateh Khaliq, Mr Muhammad Iqbal, Mr Mumtaz Ahmad, Mr Ameer Muhammad Khan, Mr Ahmad Mujtaba Chaudhary, Mr Noor Shahid Noor, Mr Ahsan Raza, Mr Javed Niaz Manj, Mr Hassan Zaka, Mr Basharat Ali, Mr Asad Mehmood, Mr Nadeem Sadiq Dogar, Mr Muhammad Latif Nazar, Mr Shahid Javed, Mr Muhammad Ismael, Mr Abdul Razzaq Khan, Ms Ashifa Riaz, Sardar Alhaj Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sheikh Muhammad Akram, Mr Shahbaz Ahmad, Mr Khurram Ijaz, Mr Muhammad Awais, Mr Tayyab Rashid, Mr Sher Akbar Khan, Mr Muhammad Sarfraz Dogar, Mr Ali Imtiaz, Hafiz Farhat Abbas, Mr Farrukh Javaid, Mian Muhammad Haroon Akbar, Ms Misbah Wajid, Mr Rashid Tufail, Mr Humble Sanaa Kareemi, Rai Muhammad Murtaza Iqbal, Mr Muhammad Ghulam Sarwar, Mr Khalid Javed, Nawab Zada Waseem Khan Badozai, Mr Muhammad Moeen Ud Din Riaz, Mr Muhammad Adnan Dogar, Mr Muhammad Nadeem Qureshi, Mr Razi Ullah Khan, Mr Salman Shahid, Mr Khalid Zubair Nisar, Mr Muhammad Jehanzeb Khan Khichi, Mr Muhammad Atif Aurangzeb, Ms Farzana Khalil, Chaudhary Muhammad Ejaz Shafi, Mr Faisal Jamil, Ms Saima Kanwal,

Mr Muhammad Naeem, Mr Muhammad Zahid Ismail, Ms Nadia Khar, Mr Muhammad Ahsan Ali, Mr Muhammad Athar Maqbool, Mr Shahab Ud Din Khan, Mr Shuaib Ameer and Mr Usama Asghar Ali Gujjar.

Any mover may move it. Since no one wants to move it, the same is treated as withdrawn.

Now, the question is:

> "That the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 23

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 23 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 3 to 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill was passed.)

(Applause!)

(اس مرحلے پر جناب سعید اکبر خان بحیثیت چیئرمین کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، آپ تشریف رکھیں میں آپ کو جواب لے کر دیتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں اُس کے بعد دیکھیں اگر کوئی غلط بات ہو تو پھر مجھے آپ objection کریں۔

(اس مرحلے پر اراکین حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

چودھری محمد اعجاز شفیع! آپ اپنی سیٹوں پر بیٹھیں تو سہی۔ چودھری افتخار حسین چھچھر اور دیگر اراکین ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے rules کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے آئین کی بالادستی اور اس میں دیئے گئے trichotomy of power کے تصور کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(اس مرحلہ پر اراکین حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف نعرے بازی)

جناب چیئرمین: جی، رُولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے آئین کی بالادستی اور اس میں دیئے گئے trichotomy of power کے تصور کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

دستور پاکستان اور Trichotomy of Power کے بنیادی اصولوں پر عملدرآمد کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان کا آئین ایک انتہائی مقدس دستاویز ہے جو 1973 میں پاکستان کی پارلیمان نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ کسی بھی ریاست کی مضبوطی کا انحصار اس کے اداروں کی مضبوطی پر ہوتا ہے۔ ریاستی ادارے جتنے مضبوط، فعال اور قابل اعتماد ہوں گے، ریاست بھی اتنی ہی طاقتور اور باوقار ہو گی۔

پاکستانی دستور trichotomy of power یعنی اختیارات کی ثلاثی تقسیم کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کے مطابق ریاست کے تین اہم ستون ہیں۔ پہلا ستون مقننہ ہے جس کا کام قانون سازی ہے دوسرا ستون انتظامیہ ہے جس کا کام انتظامی امور کو مروجہ قوانین کے مطابق چلانا ہے اور تیسرے ستون عدلیہ کا کام آئین اور قانون کے مطابق مروجہ قوانین کی تشریح کرنا اور عوام کو انصاف کی فراہمی ہے۔ دستور پاکستان اور مروجہ قوانین کے مطابق ریاستی امور چلانے اور مثالی فلاحی ریاست کے قیام اور استحکام کی خاطر اختیارات کی علیحدگی کے تصور کا احترام ہر ریاستی ادارے کا اولین فرض اور ذمہ داری ہے۔ متفقہ طور پر منظور شدہ دستور پاکستان 1973 کے مطابق صرف اور صرف مقننہ کا فرض اور ذمہ داری ہے کہ ریاستی امور کو بہتر انداز میں چلانے اور عوام کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے بہتر سے بہتر قانون سازی کرے۔ اسی طرح بہترین اور مثالی ریاست کے قیام اور استحکام کے لئے آزاد عدلیہ پر ہم سب کا اتفاق ہے اور یہ دستور پاکستان 1973 کی منشاء بھی ہے۔

قیام پاکستان کو 77 برس اور دستور پاکستان کو بنے 51 برس بیت چکے مگر وطن عزیز میں آج بھی اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ ہر تھوڑے عرصے بعد کسی نہ کسی تجربے یا خواہش کے پیش نظر کوئی ایک ادارہ اپنے اختیار سے تجاوز کرتے ہوئے دوسرے کے امور میں مداخلت شروع کر دیتا ہے۔ پاکستانی تاریخ کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ گزشتہ غلطیوں سے سبق سیکھنے کی بجائے محض کرداروں کی تبدیلی کے ساتھ پچھلی غلطیاں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ 1973 کا آئین اس لحاظ سے گزشتہ آئین سازی سے منفرد تھا کہ اس میں عدلیہ کو پہلی بار انتظامیہ سے علیحدہ کر کے خود مختار بنایا گیا ہے۔ تاہم بدقسمتی کی بات ہے کہ اس خود مختاری کا استعمال اس طرح کیا گیا کہ judicial activism کی آڑ میں انتظامیہ اور مقننہ کی حدود میں بے جا مداخلت کی گئی اور اس طرح trichotomy of power کے اصول کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی جو آج بھی جاری ہے۔ Judicial Activism کی آڑ میں بار بار انتظامیہ اور مقننہ کی آئینی

حدود میں عدلیہ کی جانب سے مداخلت کی ایک تاریخ موجود ہے۔ 1973 کے آئین کے Article-184 کا بے دریغ استعمال ہوا اور ان گنت سوموٹو نوٹسز لئے گئے۔
عدلیہ کی جانب سے انتظامیہ اور مقننہ کی حدود میں مداخلت کا اعتراف خود عدلیہ کے معزز ججز صاحبان نے اپنے فیصلوں میں کیا۔ 17۔ مئی 2022 کے سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بنچ کے فیصلے میں دو معزز جسٹس صاحبان کو اپنے اختلافی نوٹ میں لکھنا پڑا کہ

"Article-63(A) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan is a complete code in itself--any further interpretation of Article- 63(A) of the Constitution, in our view, would amount to rewriting or reading into the Constitution–"

اس طرح کی بے شمار مثالیں بھی موجود ہیں۔
صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ دستور پاکستان اور trichotomy of power کے بنیادی اصولوں پر اس کی روح کے مطابق عمل کیا جائے نیز مقننہ اور انتظامیہ کو اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے دستور اور قانون کے مطابق مکمل آزادی ہونی چاہئے اور آئے روز ہونے والی بے جا مداخلت کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: کیا آپ اپنی قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس resolution کے mover بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ رولز کے مطابق اس پر بات کرسکتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جن نے اس resolution کو move کیا ہے۔ میرے خیال میں اس ایوان میں موجود ہر ممبر اس قرارداد کا mover ہے اور بہت سارے honorable ممبرز اس topic پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اپنی resolution پیش کرلی اور وہ ہاؤس کے سامنے آگئی ہے میں اپنا ٹائم ان دوستوں کو دیتا ہوں تاکہ وہ بھی اپنی بات کرسکیں۔

جناب چیئرمین: راجہ شوکت صاحب اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب چیئرمین! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مہک میں سارے حروف دھو کر
ثناء رب جلیل لکھوں
طویل تر سے طویل لکھوں
جمال لکھوں جمیل لکھوں
اسی کو اس کی دلیل لکھوں
کہاں نہیں تھا کہاں نہیں ہے
رحیم و رحمان صفات اس کی
بڑی کرم ہے ذات اس کی
صبح اس کے گیت گاتی ہے
سورج ڈوبتا ہے تو اس کی تسبیح پڑھتا ہے
چرند اور پرند اس کے بول الاپتے ہیں
پتوں کی سرسراہٹ اس کی حمد گاتی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع کرتا ہوں آقا و مولا، سرورِ کائنات، امام المرسلین، خاتم النبیین، دانائے سُبل، ختم الرّسل، مولائے کُلؐ، محمد مصطفیؐ کی ذات پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام بھیجتے ہوئے۔

جناب چیئرمین! آج مجھ اور آپ سمیت جتنے honourable ممبر اس ہاؤس میں موجود ہیں۔ ہمارا یہاں بیٹھنا اس موضوع پر بات کرنا اس ادارے کی بقا اور سلامتی، اس ملک کی بقاء اور سلامتی اور جو اس 72 سالہ تاریخ میں خون دینے والے، جانیں قربان کرنے والے، اپنی نسلوں کی قربانیاں دینے والوں کی واحد آس اور امیدوں کی کرن 1973 کا پاکستان کا وہ آئین ہے۔ اس آئین کو جن 10 آدمیوں نے بنایا تھا اس میں میرے والد محترم بھی شامل تھے۔ اُس وقت وہ بھی اُس ہاؤس کے ممبر تھے 10۔ اپریل 1974 کو یہ آئین نیشنل اسمبلی نے پاس کیا تھا اور 12۔ اپریل 1974 کو صدر پاکستان نے اس کی توثیق دی تھی اور یہ باضابطہ آئین معرضِ وجود میں آیا تھا۔ اس

آئین کی بقا اور سلامتی اس میں دیئے ہوئے اختیارات پر عملدرآمد کے لئے چودھری رحمت علی کا ایک خواب اور نظریہ جو انہوں نے 28- جنوری 1933 کو اس وقت کا بنگلہ دیش اور پاکستان میں ایک NOW OR NEVER کے نام سے ایک pamphlet شائع کر کے ایک سوچ اور ایک نظریہ دیا تھا۔ جس کے سات سال بعد مینار پاکستان والی جگہ پر 1940 میں قرارداد پاکستان پیش ہوئی اور اس کو محمد علی جناح نے لیڈ کیا اور 14- اگست 1947، 27 رمضان المبارک محمد علی جناح کی قیادت میں یہ ملک معرض وجود میں آیا۔ آج 70 سال ہوئے لیکن 51 سال سے اس آئین جس کی supremacy کے لئے اور جس کی وجہ سے میں اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ آج اس ملک کی گلی گلی محلے محلے ہر آدمی ہر سیاسی جماعت اس بات کی متقاضی ہے کہ 100 فیصد اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔ اس پر پہلی زک 1954-1955 میں گورنر جنرل غلام محمد کے ایک آرڈر کی وجہ سے جب لوگوں کے بنیادی حقوق سلب کئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستانی تاریخ میں judiciary کے ماتھے پر وہ سیاہ دھبہ 1954 کے اس عمل کی وجہ سے لگا جس میں یوسف پٹیل اور مولوی تمیز الدین کا کیس جب سندھ ہائی کورٹ میں گیا تو جسٹس منیر کے اس فیصلے نے وہ غیر قانونی عمل کو قانونی قرار دے کے نظریہ ضرورت کے تحت اس آئین پر پہلا سیاہ دھبہ لگایا۔ وہ زخم ابھی بھرے نہیں ہیں تاریخ اٹھا کر دیکھیں اور آپ کو ایک لمبی فہرست ملے گی اس متفقہ آئین کے ساتھ جو کھلواڑ کئے گئے۔ وہ ہمارے دو پرائم منسٹر بھی کھا گیا وہ ہماری بے شمار مقننہ کے معاملات میں حکومت چلانے میں بے شمار رکاوٹیں ہوئیں اور اس میں ایک رکاوٹ ایسی بھی آئی کہ ایک چیف جسٹس پاکستان کا بیٹا محکمہ پولیس میں ASP تھا اسے اس کے پسند کی گاڑی نہیں ملی اس نے بھی summon notice لے کر ایک پرائم منسٹر کو فارغ کیا۔ اس ملک میں ایسے بھی فیصلے دیکھنے کو آئے کہ اپنی رشتہ داریوں کی بدولت اس ملک کو کروڑوں روپے کے ٹیکسز کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اس ملک میں ایسے فیصلے بھی دیکھنے کو آئے کہ اسی سپریم کورٹ آف پاکستان نے جنہوں نے اپنی ذاتی مرضی سے اس ملک میں ایک dictator کو یہ آئین amend کرنے کا اختیار بھی دیا۔ جسے اس ملک کی قومی اسمبلی نے لاکھ اختلافات ہونے کے باوجود متفقہ طور پر منظور کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس اسمبلی میں بے پناہ مخالفتیں تھیں اس اسمبلی کے اپوزیشن کے لیڈروں نے حیدرآباد اور اٹک قلعے کی جیلوں میں انہوں نے سزائیں بھی بھگتی ہیں لیکن اس ملک میں ایک سیاسی تاریخ بنانے کی خاطر اس ملک

میں اس وقت 27 دن پہلے لیاقت باغ میں لیاقت باغ فائرنگ کیس بھی ہوا تھا لیکن ان سیاست دانوں نے ایک تاریخ رقم کرنے کے لئے 10-اپریل کو یہ متفقہ آئین پاس کیا تھا۔ اس آئین کو ایک کتاب سمجھ کر اس کے ساتھ بے پناہ ظلم اور زیادتیاں ہوئی ایسی ایسی باتیں اور کام ہوئے اس طرح کے بھی معاملات چلتے رہے جن کا ذکر کرتے ہوئے جن کو بیان کرنے سے مجھے دکھ کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں ذاتی پسند ناپسند پر چیف جسٹس ڈیم فنڈ بھی اکٹھے کرتے رہے، سیاسی مخالفین کے بیٹوں کو اور صوبائی وزیر جو جیلوں میں تھے انہیں تذلیل کا شکار بنانے کے لئے جیلوں کا وزٹ بھی کرتے رہے اور ان معاملات میں بھی دخل اندازی کرتے رہے جن سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ اور تو اور انہوں نے اپنوں کو بھی نہیں چھوڑا موجودہ چیف جسٹس کی جو تذلیل ججز صاحبان نے اپنے دور میں کی اس کی بھی مثال دنیا میں نہیں ملتی انہی کی بیگم کو انہی کے سامنے پیش کیا گیا اور ان کو رو کر اپنی اصلیت حقائق بیان کرنے پڑے اور آج میں سلام پیش کرتا ہوں اس عورت کو جب چیف جسٹس آف پاکستان حلف اٹھا رہے تھے تو وہ بائیں کندھے کے ساتھ جا کے کھڑی ہوئی اس نے بتایا کہ تم نے ہزاروں کوششیں کی راستے روکنے کے لئے میں عزت اور وقار سے سچ پر آج بھی اس آدمی کے ساتھ کھڑی ہوں اور اس نے کھڑا ہو کے حلف اٹھاتے وقت یہ بتایا کہ میں اور قاضی فائز عیسیٰ آج بھی قائم و دائم ہے۔ آپ نے ان کو اس بات کی سزا دی کہ اس کا باپ قائد اعظم کے ساتھ تحریک پاکستان کا کارکن تھا۔ آپ نے ذوالفقار علی بھٹو کو اس وجہ سے سزا دی کہ اس نے اس ملک میں متفقہ آئین دیا تھا۔ آپ نے ذوالفقار علی بھٹو کو اس وجہ سے لٹکایا کہ اس نے ایٹم بم کی ابتداء کی تھی۔ آپ نے نواز شریف کا اقتدار اس وجہ سے چھینا کہ اس نے ملک کو ایٹمی طاقت بنایا تھا۔ ایسی بے شمار باتیں ہیں دل روتا ہے جب اس طرف میرا دھیان جاتا ہے۔ ایسا بھی کام ہوا تھا حنیف عباسی نے ایک کیس کیا اور آج بھی اس کیس کو نکالیں آج بھی ایک کمیشن بنائیں جس میں آپ نے عمران خان کو صادق اور امین declare کیا اگر اس کی money trail ثابت ہو جائے، اس کے معاملات قانونی ثابت ہو جائیں وہ اس area میں نہ ہو جہاں گھر بنانے کی اجازت نہیں تھی اور دنیا کا پہلا طلاق یافتہ مرد تھا جسے طلاق ہونے کے بعد بیگم کی طرف سے گفٹ مل رہا تھا جو کہ عدالتی فیصلہ کہہ رہا ہے۔ (شیم شیم)

پھر CDA کا ماسٹر پلان 72 سالوں میں کسی فرد کے لئے تبدیل ہوا، اس سے پہلے نہیں ہوا۔ وہاں پر لوگوں کے گھر گرائے گئے، غریب لوگوں کی ساری زندگی کی جمع پونجی تباہ کر دی، انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا لیکن ایک peg لگانے والے کی ساری مرادیں پوری کر دیں۔(شیم شیم)

اس ملک میں آئین کی تضحیک کے ساتھ ساتھ سیاسی لیڈروں کی بھی تضحیک ہوئی، اس ملک کے عوام کی جسے will of power کہتے ہیں جسے عوام کی طاقت کہتے ہیں، بارہا اس کا قتل ہوا، راستے روکنے کے لئے عوام کی مرضی سے آئی ہوئی لیڈرشپ کو لیکن ہم میں اور دوسروں میں ایک فرق تھا۔ ہم سے چار چار بار اقتدار چھینا گیا لیکن ہم نے کسی ادارے کی گردن پر اس ملک کی سلامتی کے ساتھ کھیلنے کی جرات نہیں کی، ہم نے اپنے حق کے لئے آواز اٹھائی، ہم سیاسی کارکن تھے کیونکہ اس وطن کی مٹی پر ہمارے بڑوں کا خون بہا ہوا تھا، ہماری نسلوں نے قربانی دی تھی، ہمارے بچوں نے سینے پر گولیاں کھا کر نشان حیدر لئے تھے، لاکھوں کے حساب سے جانیں اس مٹی پر ہم نے قربان کی تھیں، ہزاروں کے حساب سے اس ملک کو بنانے کے لئے جانوں کی قربانیاں پیش کی تھیں اور لاکھوں لاشیں کندھے پر اٹھا کر 14۔اگست 1947 کو یہ ملک پاکستان بنا تھا جس کے آئین کی توثیق 12 اپریل 1973 کو اس وقت کے صدر نے کی تھی۔ میرا ایمان ہے کہ یہ کسی کی لاکھ سازشوں کے باوجود ٹس سے مس ہونے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا مٹی کا پتلہ بنایا تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، جب اس میں روح ڈالی تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارہ ملا تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفاء ملی تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، جب حضرت علی علیہ السلام کا حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام سے نکاح ہوا تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، اس زمین پر بارش کا پہلا قطرہ پڑا تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، حضرت امام عالی مقام علیہ السلام کو شہادت نصیب ہوئی تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو فرعون سے نجات ملی تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی اور 1973 کا آئین جب پاس ہوا تو دن 10 واں اور رات 11 ویں تھی۔ ان شاء اللہ چاہے کوئی لاکھ

سازشیں کرے اس ملک پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے اور اس کے لئے مزید 50 سال بھی لڑنا پڑا تو ہم لڑیں گے۔ ہماری بقاء اور سلامتی اس ملک کے ساتھ وابستہ ہے۔

جناب چیئرمین! معاشرے کب تباہ ہوتے ہیں؟ کب استحصال کا شکار ہوتے ہیں؟ کب قومیں تباہ و برباد ہوتی ہیں؟ جب کہیں طبقاتی تقسیم ہوتی ہے، جب کہیں استحصال ہوتا ہے، جب کہیں ظلم و جبر ہوتا ہے اور اس آئین کے ساتھ مذاق کر کے اس ملک میں طبقاتی تقسیم کو ہوا دی۔ ننھے منے لاڈلے کو جو لے کر آئے تھے تو ان کے ساڑھے تین سالہ اقتدار کے بعد آج حالات بڑی سنگین صورتحال اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جس طرف جائیں ایک نئی سوچ، ایک نئی راہ اور ایک نئے فتنہ نے اس قوم میں جنم لیا اور ان فتنوں سے اس ملک کی بقا اور سلامتی کے لئے آخری امید کی کرن 1973 کا آئین ہے اور میں سب کو warn کئے جا رہا ہوں کہ اگر اس سے ہٹ کر چلیں گے تو آپ کا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا اور ان شاء اللہ اس کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ ہم پھوڑ کر رکھ دیں گے۔ اس حوالے سے بڑوں سے سازشیں کیں اور بڑوں نے کوشش کی کہ ہم اس کو زک پہنچا سکیں لیکن وہ اس میں ناکام و نامراد ہی ہوئے۔ آخر میں ایک شعر نذر کرتا ہوں کہ:

اس دیس پہ مولا کا کرم ہو کر رہے گا
یہ زہر کسی روز حرم ہو کر رہے گا
گھبراؤ نہ اے زندگانی اس جور و جفا سے
سر جبر کا اکڑا ہوا خم ہو کر رہے گا
وہ وقت بھی آئے گا مظلوم پہ شوکت
جو ہاتھ اٹھے گا قلم ہو کر رہے گا

شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: میں اب یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں ابھی speaker کی list میرے پاس آئی ہے اس میں کافی ممبران کے نام شامل ہیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد مزید resolutions بھی ہیں تو

میرا خیال ہے کہ ممبران کے لئے کوئی وقت مقرر کر لیا جائے تاکہ تمام ممبران کو اپنی بات کرنے کا موقع مل جائے۔جی، محترمہ سلمیٰ بٹ!

محترمہ سلمیٰ بٹ: سب کو السلام علیکم! شکریہ، جناب چیئرمین! آج جو قرارداد پیش کی گئی یہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام جمہوری اور سیاسی قدریں رکھنے والے اور اس ایوان کے لئے اس میں جو مدعا بیان کیا گیا ہے وہ ایک المیہ بن چکا ہے اور ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ بھی ہے جس کی طرف نشاندہی کرنا اور اس کا سدباب کرنا انتہائی ضروری ہے۔ جیسا کہ مجھ سے ہمارے فاضل دوست نے اور آپ نے بڑی خوب صورتی سے قرارداد میں بھی بیان کیا کہ اداروں کو اپنی حدود وقیود میں رہ کر کام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جب ادارے ایگزیکٹیو کے کام میں مداخلت کرتے ہیں تو اس کا سیدھا سیدھا مطلب ہوتا ہے کہ صوبے کے عوام کی ترقی وخوشحالی اور ان کی سہولت و آسانی کے منصوبوں میں مداخلت کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے والے چند لوگ ہو سکتے ہیں اور چند افراد ہو سکتے ہیں لیکن اس سے متاثر ہونے والے کروڑوں لوگ ہوتے ہیں کیونکہ اس صوبے کی 13 کروڑ عوام ہے اور میں چند مثالیں دے کر اس بات کی وضاحت کرنا چاہوں گی۔ میں ماضی سے چار مثالیں دینا چاہوں گی جن میں اورنج لائن ٹرین منصوبہ جو اس صوبے کے عوام کے لئے سستی سواری کا منصوبہ تھا جسے لاہور ہائی کورٹ نے "سٹے آرڈر" دے کر 14 مہینے کے لئے روک دیا۔ جس سے ہمارے خزانے کو 10 ارب روپے کا نقصان اٹھانا پڑا جبکہ عوام بھی سستی سواری ملنے سے محروم رہی۔ اس کے علاوہ آگے چل کر ہمیں پھر مثالیں ملتی ہیں کہ PKLI گردے اور liver کے transplant کا صحت کا "state of the art" منصوبہ جو Centre of excellence بنا کر اس صوبے کو دیا گیا جس میں 41 فیصد غریب مریضوں کا مفت علاج ہوتا تھا جہاں گردوں اور جگر کی پیوندکاری ہوتی تھی جس میں "Harvard and Stanford" جیسے ادارے ہمارے ساتھ اشتراک کرنے کے لئے رضامند ہو چکے تھے، اس کو اس وقت کے چیف جسٹس آف پاکستان نے Suo Moto action لے کر روک دیا۔ انہوں نے اس وقت ایگزیکٹیو کے ایک منصوبے میں مداخلت کی جس سے پورے صوبے کے غریب عوام کو علاج کی سہولت نہ مل سکی۔ جب غریب عوام کے علاج کی باری آتی ہے، انہیں سستی سواری فراہم کرنے کی باری آتی ہے، یہ قدغنیں، یہ encroachment ہے، یہ تجاوز جو کہ قانونی تجاوز ہے چاہے وہ کسی کی طرف سے بھی ہو اور یہ روش ختم نہیں ہوئی کیونکہ آج دور حاضر میں ہم نے

دیکھا کہ جب وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے students کے لئے E-Bikes دینے کا اعلان کیا تو ہم نے پھر لاہور ہائی کورٹ کا "سٹے آرڈر" دیکھا اور ہم نے پھر ایگزیکٹیو کے معاملات میں مداخلت دیکھی کہ students کے لئے سواری کو روکا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جو سستی روٹی آئی تو اس پر اسلام آباد ہائی کورٹ نے "سٹے آرڈر" دے دیا تو جناب چیئر مین! یہ کیسی مداخلت ہے کہ جس میں ہم عوام کی سہولت اور آسانی کے منصوبوں کو روکنا چاہتے ہیں تو کیا ایسا کرنے والے عدلیہ کے چند ججز وہ ججز ہیں یا اپوزیشن کے ممبران ہیں؟ اس کا تعین کرنا ہو گا اور یہ روش یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ مداخلت کرتے کرتے سیاسی مداخلت کے اندر جا شامل ہوئی جس میں ہم نے بہت واضح طور پر دیکھا ہے کہ عدالتوں کا کام آئین اور قانون کے مطابق فیصلے کرنا ہے نہ کہ ذاتی پسند اور ناپسند کے مطابق فیصلے کریں۔

جناب چیئر مین! انصاف کا نظام عدل اور قانون پر چلتا ہے وہ کسی populism کی politics پر نہیں چلتا اور نہ اس بات پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ کس کے followers کتنے ملین ہیں لیکن ہم نے اس ملک میں ایسا ہوتا دیکھا جس کی ایک مثال دینا چاہوں گی جس کا تعلق حال ہی میں کئے گئے ایک فیصلے میں واضح ہے کہ سیاسی ادارے میں بھی مداخلت کی گئی اور سیاسی domain میں بھی تجاوز کیا گیا۔ نواز شریف صاحب کا جب ٹرائل کیس چل رہا تھا تو تب human rights commission اور سینئر صحافیوں نے یہ کہا کہ ان کی coverage کو live دکھایا جائے مگر اس وقت کے اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے remarks تھے کہ جس قانون کا اطلاق ایک آدمی پر ہو گا اسی کا سب پر ہو گا اور نواز شریف صاحب کی hearing نہ دکھانا کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے لیکن دوسری جانب جب بانی پی ٹی آئی کا ٹرائل ہوا اور یہی وقت بدلا اور وہی چیف جسٹس سپریم کورٹ کے جسٹس ہوتے ہوئے اپنے فیصلے میں کہتے ہیں کہ وہ ایک popular party کے سربراہ ہیں اور ان کے بہت ملین followers ہیں، ان کو براہ راست دکھانا ضروری ہے اور یہ بنیادی انسانی حقوق کا تقاضا بھی ہے تو پھر اس طرح کے جب فیصلے ہوں گے تو پھر یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ Politician in black Roth's کے جب داغ لگتے ہیں تو پھر صحیح لگتے ہیں۔

جناب چیئر مین! ایک اور مثال دینا چاہوں گی جو کہ ابھی حالیہ ہم نے "سائفر کیس" کا فیصلہ دیکھا کہ "سائفر" کو ایک صفحہ قرار دیا گیا جو کہ قابل بریت تھا اور جس کا دفاع کیا جا سکتا تھا مگر اس کے برعکس "اقامہ" کا جو ایک صفحہ تھا وہ قابل سزا تھا اور اس کے لئے "black law dictionary" کا

استعمال کیا گیا لیکن جب ان باتوں پر عدالتوں میں notices لئے جاتے ہیں تو notice اس بات پر کیوں نہیں لیا جاتا جب پی ٹی وی پر حملہ کیا گیا تو کہا گیا کہ تین دفعہ کے وزیر اعظم کو وزیر اعظم ہاؤس سے گھسیٹ کر باہر نکالا جائے گا، جب اسی شہر میں پٹرول بم چلے، جب اسی شہر میں امن عامہ کی صورتحال کی وجہ سے سکول اور دفاتر بند رہتے تھے اور سڑکیں بند رہتی تھیں تب notices کیوں نہیں لئے گئے؟ جب اس طرح کے فیصلے آئیں گے، جب عدالتوں میں بیٹھے ہوئے ججز اس طرح کی سر عام سیاسی طرز اور سیاسی نوعیت کے فیصلے دیں گے، اپنا سیاسی جھکاؤ ظاہر کریں گے اور ایک پارٹی کے سربراہ کو یہ سب کرنے کے بعد Good to see you کہہ کر پکارا جائے گا اور دوسری جانب black law dictionary کا استعمال کیا جائے گا تو پھر سوال تو اٹھیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ !Wind up کریں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین! بس ایک منٹ میں مکمل کرتی ہوں۔ ایک انگلی نہیں پھر پانچوں انگلیاں ججز کے اس روّیے کی جانب اٹھیں گی اور اس امر کو روکنا ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر مجھے آپ تھوڑا اور وقت دیتے تو میں کچھ اور مثالیں دینا چاہتی تھی۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات اور کہنا چاہوں گی کہ یہاں پر پھر توہین لگا دی جاتی ہے اور توہین کیا ہے، توہین کے زمرے میں کیا کیا آتا ہے، توہین کی تعریف کیا ہے، اس کا تعین کون کرے گا؟ ایک طرف تو ایک سیاسی کارکن کسی جج کا نام لیتا ہے تو اُس کو پانچ سال کے لئے نااہل قرار دے دیا جاتا ہے توہین کے زمرے میں۔ ایک وزیر اعظم نے ایک چٹھی مانگی تھی تو اُس کو گھر بھیج دیا گیا توہین کے زمرے میں۔ دوسری جانب جب عدالت نے کہا کہ اس اسلام آباد کیپٹل دارالحکومت کے اندر کوئی جلسے جلوس نہیں ہوسکتے تو آگے سے جواب ملا کہ میں لاؤ لشکر لے کر آؤں گا، چڑھائی کروں گا، میٹرو بس سٹیشن نذر آتش کروں گا، جلاؤ گھیراؤ کروں گا اور اُس کے جواب میں پھر عدالت کے جج یہ کہتے ہیں کہ شاید ہمارا پیغام اُن تک نہیں پہنچا ہو گا، اُن کو پتا نہیں چلا ہو گا اس میں کوئی توہین نہیں ہے۔ ایک طرف ایک پارٹی کے سیاسی کارکن جب ججز کو چور، ڈاکو اور لٹیرے کہہ کر پکارتے ہیں اور اسلام آباد ہائی کورٹ کے ایک چیف جسٹس کو ٹاؤٹ کہتے ہیں تو اُس پر توہین نہیں لگتی لیکن دوسری طرف ایک کارکن جب دوہری شہریت کی بات کرتا ہے تو اُس پر توہین لگ جاتی

ہے۔ پھر ہمیں یہ بھی جانچنا ہو گا کہ توہین کے معیار کیا ہیں۔ آج اگر ہم اپنا سیاسی حق مانگیں تو اُس پر توہین لگ جاتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ پیر اشرف رسول صاحب!

کورم کی نشاندہی

جناب کلیم اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلے پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: کورم پورا ہے۔ اب میں اس قرارداد کو رائے شماری کے لئے ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(قرارداد منظور ہوئی)

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! میں Unanimously قرارداد منظور ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

(کورم کورم کی آوازیں)

جناب چیئرمین: کورم پورا ہے جس وقت کورم پورا نہیں تھا تو میں نے کہا کہ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ لیکن اس وقت کورم پورا ہے۔

جناب کلیم اللہ خان: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے آپ کو غلط بریف کیا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اب اس کا علاج میرے پاس نہیں ہے اسمبلی کے سٹاف نے گنتی کی ہے اور انہوں نے کہا کہ کورم پورا ہے تو کورم پورا ہونا چاہئے۔

جناب کلیم اللہ خان: جناب سپیکر! کورم باتوں سے پورا نہیں ہوتا ارکان سے پورا ہوتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد شعیب صدیقی، ایم پی اے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب کلیم اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ کو غلط بریف کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ میری بات سنیں کہ ہاؤس کی ایک بڑی sanctity ہے اور اس کا بڑا تقدس ہے۔ آپ نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا اور میں نے ایک منٹ میں تمام کارروائی روک کر گنتی کروائی، گنتی میں کورم پورا نہیں تھا اور میں نے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجوائیں۔ اس کو کھیل نہ بنالیا جائے کہ جب گنتی ہو کر کورم پورا ہو اور اگر اس کے بعد دوبارہ اسی منٹ میں کہا جائے کہ کورم پورا نہیں ہے تو اسے rules بھی permit نہیں کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب کلیم اللہ خان: جناب سپیکر! ہاؤس میں 93 ارکان موجود ہونے چاہئیں۔۔۔

جناب چیئرمین: مجھے پتا ہے کہ one fourth of the House ہوتا ہے لیکن اس وقت کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جناب محمد شعیب صدیقی! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedure 1997 کے رولز 234 کے تحت رولز 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے 9۔ مئی جیسے افسوسناک واقعات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedure 1997 کے رولز 234 کے تحت رولز 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے 9۔ مئی جیسے افسوسناک واقعات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جناب محمد شعیب صدیقی! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

9-مئی کے افسوسناک واقعات میں ملوث تمام شرپسند اور ملک دشمن عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"دنیا کے کسی بھی مہذب اور مثالی معاشرے میں 9-مئی جیسے افسوسناک اور قابل گرفت واقعات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر ان شرپسند اور ملک دشمن عناصر کے خلاف قانون کے مطابق منظم انداز سے مکمل تیاری کے ساتھ محاسبہ نہ کیا گیا تو ہمارا ملک پاکستان اور قوم کو مستقبل قریب میں ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان کی عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ 9-مئی کے افسوسناک واقعات میں ملوث تمام شرپسند اور ملک دشمن عناصر کو آئین پاکستان اور مروجہ قوانین پر مکمل عمل کرتے ہوئے کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسا شرپسند ملک دشمن گروہ قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی جرات نہ کر سکے"۔

جناب چیئرمین: جی، شعیب صدیقی صاحب! آپ mover ہیں اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کر سکتے ہیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب چیئرمین! سانحہ 9-مئی 2023 پاکستان کی تاریخ کا المناک، افسوسناک، دلخراش اور ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ آج بھی ایوان کے اندر جو کچھ ہوا، جو ان شرپسند عناصر نے۔۔۔

جناب چیئرمین: شعیب صدیقی صاحب! ایک منٹ۔ میرے عزیز نے کورم کو challenge کیا اس وقت اس ہاؤس میں 96 ایم پی ایز موجود ہیں۔ میں اُن کی تسلی کے لئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم رولز کے پابند ہیں اور رولز کے مطابق اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ یہاں

لوگ پیٹتے رہتے تھے کہ کورم نہیں ہے لیکن کورم کی گنتی بھی نہیں کی جاتی تھی۔ یہاں اس وقت ہاؤس میں 96 ممبران موجود ہیں کورم پورا ہے کارروائی قانون اور رولز کے مطابق ہو رہی ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب چیئرمین !9۔ مئی کا واقعہ ان مذموم سیاسی مقاصد اور عزائم کو حاصل کرنے کے لئے شرپسندوں کی سازش تھی جو انہوں نے پاکستان کے محافظ ادارے کے خلاف عوام کی ذہن سازی کی اُنہیں اُکسایا اور پاکستان کی معیشت کو براہ راست نقصان پہنچایا۔ آج بھی جو ان شرپسند عناصر نے عوام کے تقدس کو پامال کیا۔ میں یہ آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ لوگ چاہے ایوان بالا کے ممبر ز ہی کیوں نہ ہوں جن کے نام FIRs کے اندر موجود ہیں نا صرف عدالتوں میں ان کا ٹرائل شروع کیا جائے بلکہ ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ 9۔ مئی کے واقعہ کے اندر ہم شامل نہیں تھے میں عمران خان کے ایک سال پہلے کے کچھ بیانات یہاں پر بتانا چاہوں گا کہ 24۔ نومبر 2022 کو شوکت خانم ہسپتال میں پریس کانفرنس کی گئی جس میں یہ کہا گیا کہ کوئی آئی ایس آئی کا افسر ایسی پیچ حرکت کرے تو کوئی اس کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور اگر اس پر کچھ quote ہو تو فوج پر توہین سمجھی جاتی ہے۔ اس کے بعد زمان پارک میں کہا گیا کہ جنرل باجوہ میری حکومت گرانے کا سوچ رہا تھا اُس کی کیا حیثیت تھی جو اس ملک کے ساتھ ہو رہا ہے اس سب کا ذمہ دار جنرل باجوہ ہے۔ دُنیا نیوز میں کہا کہ جنرل باجوہ نے اس ملک کے ساتھ جو کیا وہ دشمن بھی نہیں کر سکتا تھا۔ دُنیا نیوز 11 میں کہا فروری 2023 جنرل باجوہ کے خلاف فوج کے اندر انکوائری ہونی چاہئے۔ انٹرنیشنل میڈیا سے گفتگو کی کہ صرف ایک آدمی کی حکومت ہے پاکستان میں آرمی چیف فوج کا تشخص خراب کر رہا ہے۔ تمام مسئلوں کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ آرمی چیف ہے۔20۔مارچ 2022 کو درگئی مالاکنڈ جلسے میں عمران نیازی کا خطاب لوگوں کو آپ اور آپ کے بچوں کے نام پتا چل گئے ہیں آپ کے لئے شادیوں میں جانا مشکل ہو جائے گا، آپ کے بچوں سے کوئی شادی نہیں کر سکے گا، لوگ سکولوں میں آپ کے بچوں کو تنگ کریں گے۔29۔اکتوبر حقیقی آزادی مارچ شاہدرہ سے کاموںکی تک ایک تھا جنرل فیصل دوسرا بریگیڈیر فہیم اور یہ دونوں وحشی ہیں، تم دونوں سچ بولنا سیکھو۔30۔اکتوبر حقیقی آزادی مارچ سادھوکی اسٹیبلشمنٹ میری بات تم غور سے سنو یہ نہ سمجھو کہ ہم بھیڑ بکریاں ہیں، تم چوروں کا ساتھ دے رہے ہو، پی ٹی آئی کے لیڈر کے بیانات جس میں کہا گیا کہ ہمیں عمران خان نے کہا ہے کہ عوام تک پیغام پہنچاؤ کہ میرے اوپر

قاتلانہ حملہ کروانے میں میجر جنرل فیصل نصیر ملوث ہے اگر ان کو عہدے سے نہ ہٹایا گیا تو ملک بھر میں احتجاج کیا جائے گا۔ 9۔ مئی سے پہلے میٹنگ رکھی گئی جس کی آڈیو اور ویڈیو کالز صمصام بخاری کی لیک ہوئی اور اس کے اندر یہ ثابت ہوا کہ اس دن 9۔ مئی کو پورے ملک کے اندر چاہے وہ جناح ہاؤس ہو، چاہے وہ میانوالی ہو، چاہے وہ جی ایچ کیو جنرل ہیڈ کوارٹر ہو اُن پر ایک ہی دن کے اندر حملے کئے گئے۔

جناب چیئر مین! میں یہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج جو اس ایوان کے اندر جو یہاں پر اپنے آپ کو اس ایوان کا ممبر کہتے ہیں۔ یہ بتائیں کیا یہ لوگ جناح ہاؤس حملے کے اندر ملوث نہیں تھے ؟ میں آپ سے اور عدلیہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ جناح ہاؤس کے اندر تھے، یہ لوگ جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی کے حملے کے اندر ملوث تھے آج تک انہیں کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچایا گیا؟ آج ایک سال سے زائد کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی اگر آج انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جاتا، آج اگر ان کے ٹرائل شروع کئے جائیں تو آج کسی کو ایوان کے تقدس کو پامال کرنے کی جرات نہیں ہو گی۔

جناب چیئر مین! آج جب حمود الرحمٰن کمیشن کی بات ہوتی ہے اور آج اُس ٹویٹ کا حوالہ دیا جاتا ہے اگر عمران نیازی کو حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ سننے کا شوق ہے کہ یہ رپورٹ پاکستان کے پہلے ڈِکٹیٹر ایوب خان کے پوتے سے سن لیں جو اس وقت پاکستان تحریک انصاف کا جنرل سیکرٹری ہے جس کے دادا نے اقتدار اپنے ہی بنائے ہوئے آئین کے مطابق سپیکر قومی اسمبلی کو منتقل نہیں کیا تھا ایک ایسے جنرل کو منتقل کیا ہے جس کے بارے میں وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔ محمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ تو اسد عمر بھی بتا سکتا ہے کہ جس کا باپ میجر جنرل غلام عمر محمود الرحمٰن کمیشن کے مرکزی ملزم یحییٰ خان کا فرنٹ مین اور ڈی جی آپریشن تھا جس پر بنگالیوں کی نسل کشی کے الزام ہیں اسد عمر نے شعوری طور پر اپنے باپ کی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے اقتدار میں آنے کے بعد آئی ایم ایف سے مذاکرات کئے۔

جناب چیئر مین: صدیقی صاحب! wind up کریں ٹائم تھوڑا ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: میں wind up کر رہا ہوں۔ جناب چیئر مین! عمران نیازی یہ رپورٹ اعجاز الحق سے بھی سن سکتے ہیں جو کل اُن کی پارٹی کا حصہ تھے اور آج عمرانی رویے کو دیکھتے ہوئے تحریک انصاف کو خدا حافظ کہہ گئے ہیں۔

جناب چیئر مین! چھوڑیں یہ سب تو باہر کے لوگ ہیں عمران نیازی کی یہ کہانی تو اُن کے اپنے والد اکرام اللہ نیازی سے بھی سن سکتے ہیں جس کے کزن نے مشرقی پاکستان میں ہتھیار پھینکے حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ کے مطابق ہر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ 1971 میں۔۔۔

جناب چیئر مین: شعیب صدیقی صاحب! آپ wind up کریں۔ یہاں ایوان میں لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھی جا سکتی۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب چیئر مین! شیخ مجیب الرحمٰن بننے کے شوق میں ایک نیازی اس ملک کو سکون سے چلنے نہیں دے رہا۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: شعیب صدیقی صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب چیئر مین! میں یہ آپ سے گزارش کروں گا آج جو اس ایوان کے اندر شور مچا رہے ہیں انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ میں اس ایوان میں پاکستان کے مقتدر اداروں اور عدلیہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ 9۔ مئی کے ماسٹر مائنڈ منشور سازوں کو تخریب کار شر پسند منفی پروپیگنڈا کرنے والے سرغنہ فوجی اور قومی تنصیبات کی بے حرمتی کرنے والوں ملکی سالمیت کو خطرے میں ڈالنے والوں معیشت کو تباہ برباد۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف نے سپیکر ڈائس کے پاس آکر کہا کہ ایوان میں لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھی جا سکتی)

جناب چیئر مین: شعیب صدیقی صاحب! آپ لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ سکتے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب چیئر مین! امن و امان خراب کرنے والوں کو فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے انہیں۔۔۔

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری آپ بات کریں۔

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب چیئرمین! میں اسمبلی کے ریکارڈ پر ایک چیز لانا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ٹائم کا تھوڑا خیال کیجئے گا۔

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب چیئرمین! میں صرف پوائنٹ آف آرڈر پر اپنا مؤقف دے رہی ہوں کہ رولز کے مطابق جب قرارداد پیش ہوتی ہے تو اُس کے بعد اُس کو oppose کرنا ہوتا ہے یا اُس کو متفقہ طور پر پاس ہونا ہوتا ہے اپوزیشن کے تین ممبران کے ہوتے ہوئے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا گیا اس لئے یہ قرارداد ان شاءاللہ تعالیٰ متفقہ طور پر منظور ہوگی۔

حافظ فرحت عباس: جناب چیئرمین! ہمیں بھی۔۔۔

جناب چیئرمین: ہم تو خوش تھے کہ آپ چلے گئے تھے۔ آپ کو ٹائم دیتے ہیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب چیئرمین! اب ہم آگئے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قاضی احمد سعید: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: الحمدللہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین۔ جناب چیئرمین میں اپنے حلقے کے ایک دردناک افسوسناک۔۔۔ (قطع کلامیاں)

حافظ فرحت عباس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: دیکھیں رولز کے مطابق ہے کہ اگر کوئی قرارداد کو oppose نہ کرے تو وہ بات نہیں کر سکتا۔

قاضی احمد سعید: الحمدللہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین۔ جناب چیئرمین میں اپنے حلقے پی پی۔256 کے۔۔۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے منٹ دیں، میں قاضی صاحب کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

رحیم یار خان: خان بیلہ شہر میں دوران ڈکیتی تین کانسٹیبلان کی شہادت کا معاملہ

قاضی احمد سعید: جناب چیئرمین! میں اپنے حلقے پی پی۔256 کے انتہائی دردناک اور افسوسناک واقعہ کی طرف اس ہاؤس کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔7۔جون کو ساڑھے چھ بجے کے بعد میرے شہر خان بیلا میں جہاں میرا گھر ہے، جمعہ کا دن تھا وہاں ایک ڈکیتی کی واردات ہو رہی تھی، پولیس کو اطلاع دی گئی، 15 پر کال کی گئی کہ یہاں پر ایک دکان میں ڈکیتی ہو رہی ہے تو پولیس کے تین نوجوان ایک وین میں وہاں پر پہنچے، سی سی ٹی وی کیمرے میں نظر آرہا ہے کہ جونہی وہ تین نوجوان پولیس کی گاڑی جس میں ایک ڈرائیور محمد شفیق اور دو کانسٹیبل، خرم ذیشان اور محمد اسحاق وہاں پر پہنچے، ڈاکوؤں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں ایک کانسٹیبل اور ڈرائیور محمد شفیق موقع پر شہید ہو گئے اور ایک دن کے بعد کانسٹیبل محمد اسحاق بھی اللہ کو پیارا ہوا اور جام شہادت نوش کیا۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے ان شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں آئی جی پنجاب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کے تین نوجوان شہید ہو گئے، 72 گھنٹے گزر چکے ہیں ابھی تک کوئی ایسی صورت سامنے نہیں آئی کہ کوئی قانون کی گرفت میں آیا ہو یا کسی کو پکڑا گیا ہو اور یہ بھی بات حقیقت ہے کہ جب ان پولیس کے جوانوں کو بھیجا گیا تو بے یار و مددگار تھے، تین گھروں کے چراغ تو بجھ گئے کیونکہ ان کے پاس weapons موجود نہیں تھے یا کوئی ایسا ساز و سامان نہیں تھا کہ وہ ان کے ساتھ مقابلہ کرتے صرف ایک پسٹل تھا جس سے ایک آدھ فائر کیا گیا لیکن ان ڈاکوؤں نے اتنی اندھا دھند فائرنگ کی کہ وہ موقع پر جان بحق ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میری دو منٹ بات سن لیں، ان میں سے دو میرے حلقے کے نوجوان تھے، چیف منسٹر صاحبہ کو اس واقعہ کا نوٹس لینا چاہئے تھا، آئی جی پنجاب کو ان کے لئے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے الگ کوئی پیکج کا اعلان کرنا چاہئے تھا۔ میری اس حوالے سے چند گزارشات ہیں، district رحیم یار خان دوسرے districts سے مختلف ہے، اس کا ایک بارڈر سندھ سے ملتا ہے اور بلوچستان بھی اس کے نزدیک ہے، میری معلومات کے مطابق ان کے weapons اور گاڑیوں کے

فنڈز دوسرے ڈسٹرکٹس کے برابر ہیں۔Kindly میری گزارشات ہیں کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کی پولیس کو full fledge کریں ، اور ان کو فنڈز ، گاڑیاں اور ہتھیار فراہم کئے جائیں کیونکہ یہ ایک sensitive district ہے اور میری یہ بھی گزارش ہے کہ جو تین نوجوان شہید ہوئے ہیں چیف منسٹر صاحبہ اس حوالے سے خود نوٹس لیں اور ان کے بچوں کے لئے کوئی خصوصی پیکج کا اعلان بھی کریں۔خان بیلا جو میرا شہر ہے، میرا گھر ہے، میرے حلقے کا اہم علاقہ ہے وہاں پولیس سٹیشن کے قیام کی منظوری بھی دی جائے۔ آخر میں، میں آئی جی پنجاب سے مطالبہ کروں گا اس حوالے سے میں نے توجہ دلاؤ نوٹس بھی جمع کرایا ہے کہ 72 گھنٹے گزرنے کے بعد ابھی تک کوئی کارکردگی نظر نہیں آئی، اگر یہی صورتحال رہی تو میں اپنی آواز اس اسمبلی میں اس وقت تک اٹھاتا رہوں گا جب تک ان تین شہداء کے جو ملزم ہیں، مجرم ہیں وہ اپنے کیفر کردار تک نہیں پہنچتے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔جی سردار صاحب! کیا آپ اس قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! رولز کے مطابق کوئی بھی گورنمنٹ کی قرارداد ہو اگر اس قرارداد کو اپوزیشن کی طرف سے oppose نہ کیا جائے تو پھر اس سپیکر کا کوئی right نہیں کہ وہ قرارداد پر بات کر سکے۔ جس وقت قرارداد پیش ہوئی آپ یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے کیونکہ آپ نے یہاں پر بیٹھنا مناسب نہیں سمجھا لہٰذا آپ رولز پڑھ لیں اگر آپ اس قرارداد کو oppose کرتے تو پھر آپ اس پر بات کرتے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! میں اس قرارداد پر بھی آتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بلال یامین صاحب!

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! آپ نے جس وقت قرارداد پر ووٹنگ کروائی تو ان کے تین یا چار ممبران یہاں ہاؤس میں موجود تھے تو متفقہ طور پر یہ

قرارداد منظور ہوئی کیونکہ انہوں نے قرارداد کو oppose نہیں کیا۔ دوسرا جناب نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ قرارداد پر جب debate ہو رہی ہو تو اس دوران پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کی جا سکتی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! ہمارے ممبران اِدھر بیٹھے تھے انہوں نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا۔

جناب چیئرمین: شفیع صاحب! انہوں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا تھا لیکن اس قرارداد کو کسی نے oppose نہیں کیا ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ آپ اس قرارداد کو ضرور oppose کریں گے اور اس پر بات کریں گے لیکن آپ نے اس کو oppose ہی نہیں کیا۔

جناب محمد بلال یامین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

ہم کل بھی سرِ دار صداقت کے امین تھے
ہم آج بھی انکار حقیقت نہ کریں گے
بن جائیں گے صبح درخشاں کا اُجالا
مگر قافلہ شب کی قیادت نہ کریں گے

جناب چیئرمین! ابھی میرے بھائی نے 9- مئی کے حوالے سے جو قرارداد پاس کی اس میں انہوں نے کہا کہ 9- مئی کا دن ایک سیاہ دن ہے میں سمجھتا ہوں 9- مئی کا دن صرف سیاہ دن نہیں بلکہ یہ اُس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کا غازیوں اور شہیدوں سے بے وفائی کا دن ہے۔ جنہوں نے پاکستان کے جنرل ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا، جنہوں نے پاکستان کے کور ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا، جنہوں نے فوجی تنصیبات پر حملہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ 9- مئی کا دن پاکستان کے لئے افسوسناک دن گزرا ہے، جہاں پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے ان جیسے کردار والوں سے رو رو کر تنگ پڑ جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو صنم جاوید اور عالیہ حمزہ کی طرح کردار کے طور پر سامنے آئے اور انہوں نے حملے کئے تو یہ آج ان کے لئے انصاف کی بات کرتے ہیں، کیا وہ غازی اور وہ شہید جن کے مجسموں کو انہوں نے اکھاڑ پھینکا، کیا ان کی فیملیاں انصاف نہیں چاہتی؟ تو وہ بالکل چاہتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ افسوس صد افسوس دنیا کے کسی ملک میں بھی ایسا واقعہ پیش نہیں آتا کہ جہاں پر مسلح افواج، ان کے اداروں اور ان کی شخصیات پر حملہ کیا جاتا ہو وہ تو چند ہفتوں میں ایک مثال بنا

دیئے جاتے اس ملک میں کچھ لوگ ان لوگوں کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں، جنہوں نے 9۔ مئی کا واقعہ کیا، وہ لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی منصب پر بیٹھے۔۔۔

جناب چیئرمین: یامین صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہا ہوں لیکن مجھے بات کرنے کا موقع اس لئے دیا جائے کیونکہ میرا تعلق غازیوں اور شہیدوں کی سرزمین سے ہے، میں آپ کو صرف ایک ماں کا واقعہ سنانا چاہتا ہوں اس شرط پر کہ یہ خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر سن لیں، یہ اس ماں کا واقعہ جس کا بیٹا۔۔۔(شور وغل)

جناب چیئرمین! یہ ہمیشہ 9۔ مئی کے حوالے سے طوفان بدتمیزی پیش کرتے ہیں تو مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کیونکہ ان میں بڑے سینئر لوگ جو تین تین، چار چار مرتبہ اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں اور اس مرتبہ کچھ نئے چھوکروٹوز بھی آئے ہیں جو یہاں پر آکر باتیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب چیئرمین! میں اپنی speech wind up کر رہا ہوں لیکن یہ بہت sensitive issue ہے and I am one of the mover لہٰذا مجھے بات کر لینے دیجئے میں سمجھتا ہوں کہ 9۔ مئی کے ان کرداروں کو، ان فنکاروں کو کیفر کردار تک پہنچانا اس ایوان کا بھی فرض ہے، میں سمجھتا ہوں اس ایوان نے متفقہ طور پر 9۔ مئی کے حوالے سے قرارداد پاس کی ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: سردار صاحب! آپ کس حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! میں پہلے تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد میں قرارداد پر بھی بات کر لوں گا۔ آپ ماشاءاللہ بہت سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، آج سب سے پہلے میرے معزز بھائی شعیب صدیقی صاحب نے بات کی انہوں نے جو کتاب اپنے سامنے رکھ کر بولی آپ نے اسے allow کر دیا حالانکہ یہاں پر لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھی جا سکتی لیکن انہوں نے پوری لکھی ہوئی تقریر پڑھ دی۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! ان کو بتائیں کہ حوصلہ رکھیں اگر 9 مئی پر بات کی ہے تو جواب بھی سنیں۔ سب سے پہلے بانی پی ٹی آئی نے 9 مئی کے واقعات کو condemn کیا۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب نوشیر خان لنگڑیال!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! میں انہیں کہنا چاہوں گا کہ اگر انہوں نے اس قرارداد پر بات کرنی تھی تو انہیں چاہئے تھا کہ یہ اس وقت ایوان میں موجود ہوتے۔ اس وقت ان کے تین یا چار ممبر موجود تھے۔ آپ بے شک اسمبلی کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ جب آپ نے قرارداد پر ووٹنگ کرائی تو یہ unanimously پاس ہوئی ہے چونکہ انہوں نے oppose ہی نہیں کیا لہٰذا اب یہ اس پر بات نہیں کر سکتے۔ میری گزارش ہے کہ اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہ دیا جائے اور جو معزز ممبران قرارداد پر بحث کرنا چاہتے ہیں انہیں ٹائم دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! ایوان میں پڑھی ہوئی تقریر کو کارروائی سے حذف کرائیں۔

جناب چیئرمین: جناب نوشیر خان لنگڑیال!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب چیئرمین! 9۔ مئی کو جو دردناک، اندوہناک اور کرب ناک واقعہ ہوا تھا، یہ واقعہ ایک دن کی سازش نہیں بلکہ اس کے پیچھے بہت بڑی سازش تھی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس شخص کے پہرے دار تھے جو مسلح ہو کر جتھوں کی صورت میں آتے تھے اور اس سے پہلے یہ سازشیں تیار کی گئیں کہ اگر اس شخص کو ذرا سا بھی جیل میں ڈالا گیا تو ہم ملک کو تباہ و برباد کر دیں گے لیکن میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ لوگ ننگ دین ہیں، ننگ وطن ہیں، قوم کے اندر باعث انتشار ہیں، منافقت ان کا وتیرہ ہے، غنڈہ گردی ان کا شیوہ ہے، یہ غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر چل کر اس ملک کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر آپ 9۔ مئی کے واقعہ میں ان لوگوں کو سزائیں دیتے، ان کو کیفر کردار تک پہنچاتے تو جو ملک توڑنے کی ٹویٹ کی گئی ہے یہ قطعاً نہ ہوتی، یہ اب ملک توڑنے پر آ گئے ہیں۔ اگر اب ان کو لگام نہیں ڈالیں گے تو 9۔ مئی جیسے واقعات ہر روز ہوتے رہیں گے۔ ابھی کل ہی ہمارے 7 جوان شہید ہوئے ہیں آج ہمارے وزیر اعظم۔۔۔

جناب چیئرمین: لنگڑیال صاحب! Wind up کریں۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: آج ہمارے وزیر اعظم نے ان شہیدوں کو اپنے ہاتھوں سے لحد میں اتارا ہے۔ میں آخر میں یہی کہوں گا کہ:

دل تمہارے ہیں نفرتوں سے بھرے
اب کون تم پر اعتبار کرے
ہنر آتا ہے اسے اپنے عیبوں کو چھپانے کا
وہ اپنے قد سے بھی لمبی قبائیں ساتھ رکھتا ہے

جناب شہاب الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! آپ جو بات کرنا چاہتے تھے وہ تو کرلی ہے۔ اب آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟ سردار شہاب الدین صاحب کا مائیک کھولا جائے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! آپ نے جو کیا ہے ہمیں آپ سے یہ توقع نہیں تھی۔ میں بات کر رہا تھا لیکن آپ نے میرا مائیک بند کروا کر دوسرے معزز ممبر کو floor دے دیا۔ یہاں اس اسمبلی میں کبھی بھی یہ طریق کار نہیں رہا۔ آپ مجھ سے زیادہ اس اسمبلی میں رہے ہیں آپ نے میری بات ہی مکمل نہیں ہونے دی۔ میں 9۔ مئی کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ 9۔ مئی کو جو بھی واقعات پیش ہوئے سب سے پہلے بانی چیئرمین عمران خان نے انہیں condemn کیا اور انہوں نے کہا کہ جو لوگ 9۔ مئی کے واقعات میں ملوث ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے اور ان کی جوڈیشل انکوائری کرنی چاہئے۔ اس کا تعین کرنا اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانا PMLN کا کام نہیں ہے بلکہ یہ جوڈیشری کا کام ہے۔ ہم آج بھی بانی چیئرمین کی اسی بات کو second کرتے ہوئے اپوزیشن کے سارے ممبران کہتے ہیں کہ جوڈیشل کمیشن مقرر کیا جائے اور جو لوگ 9۔ مئی کے واقعات میں ملوث ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے۔ میں جناب کے توسط سے حکومتی بنچز کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: اس قرارداد میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ 9۔ مئی کو ہونے والے واقعات میں جن لوگوں نے حصہ لیا ہے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے جس کی آپ تائید کر رہے ہیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! پھر میرا مائیک بند کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! میں نے آپ کے احترام میں rules کے against آپ کو اجازت دی، اور آپ نے اپنی بات کر لی ہے otherwise اگر اپوزیشن کا کوئی معزز رکن قرارداد کو oppose نہیں کرتا تو رولز کے مطابق بات نہیں کر سکتا۔

جناب کلیم اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے oppose کیا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ نے انہیں بات کرنے کا موقع دے دیا انہوں نے بھی وہی بات کی ہے جو قرارداد میں لکھا ہے۔

جناب چیئرمین: میں اس قرارداد کو رائے شماری کے لئے ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(قرارداد منظور ہوئی)

حافظ فرحت عباس: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین:: جی!

حافظ فرحت عباس: جناب چیئرمین! آپ جتنے سینئر سیاستدان ہیں، آپ عشروں سے اس پارلیمنٹ میں آ رہے ہیں۔ آپ کو مجھے بتانا تو نہیں چاہئے تھا مگر مجھے point out کرنا چاہئے کہ یہاں لکھی ہوئی تقریر نہیں کر سکتے-وہ جو لکھی ہوئی تقریر ہے پہلے تو اسے کارروائی سے حذف کرائیں۔ آپ نے کہا کہ میں نے قانون کے مطابق چلنا ہے میں نے رولز کے مطابق چلنا ہے۔ لہٰذا رولز کے مطابق چلتے ہوئے وہ تقریر کارروائی سے حذف کرائیں۔ اگر کسی نے طوطا بن کر کسی کی لکھی ہوئی بات بولنی ہے تو پہلے گھر بیٹھ کر اسے یاد کر لے۔ اگر طوطا یاد نہیں کر سکتا تو اس طوطے سے کہیں کہ لکھی ہوئی تقریر یہاں نہیں پڑھ سکتا۔

جناب چیئرمین! جب کلیم اللہ نے کورم point out کیا، ہم سمجھے کہ بڑا پریشر ہو گا، آپ نے کچھ فرشتوں کو count کر لیا ہو گا چونکہ اس وقت بھی کورم پورا نہیں تھا اس وقت بھی غلط ہوا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ قرارداد پاس ہونے کے بعد اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

حافظ فرحت عباس: جناب چیئرمین! جب ہماری باری آتی ہے تو آپ سے برداشت نہیں ہوتا۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب چیئرمین: چودھری احمد اقبال ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب احمد اقبال چودھری: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پنجاب میں پلاسٹک بیگز کے استعمال پر پابندی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پنجاب میں پلاسٹک بیگز کے استعمال پر پابندی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: اب جناب احمد اقبال چودھری اپنی قرارداد پیش کریں۔

پلاسٹک بیگز کے استعمال پر مکمل پابندی کا مطالبہ

جناب احمد اقبال چودھری: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پلاسٹک کے shopping bags کے استعمال کو مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث سمجھتا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ قوانین اور قواعد موجود ہیں لیکن plastic bags کے زیادہ استعمال پر قابو پانے میں دشواری کا سامنا ہے۔ اب حکومت پنجاب نے

plastic bags کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کی ہے لہٰذا صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب کے اس فیصلے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس بات کی بھی امید کرتا ہے کہ اس پابندی پر مکمل عملدرآمد بھی کروایا جائے گا۔"

جناب چیئرمین: اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب میں اس قرارداد کو رائے شماری کے لئے ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 13۔جون 2024 بوقت دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔